دوماہی

مجلہ راہِ سنّت لاہور

نقشِ قدم نبیؐ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

مسلکِ اہل السنّت وَ جماعت کا ترجمان

مدیر
مناظرِ اہلِ سنت، پیرِ طریقت
مولانا محمد حماد نقشبندی صاحب

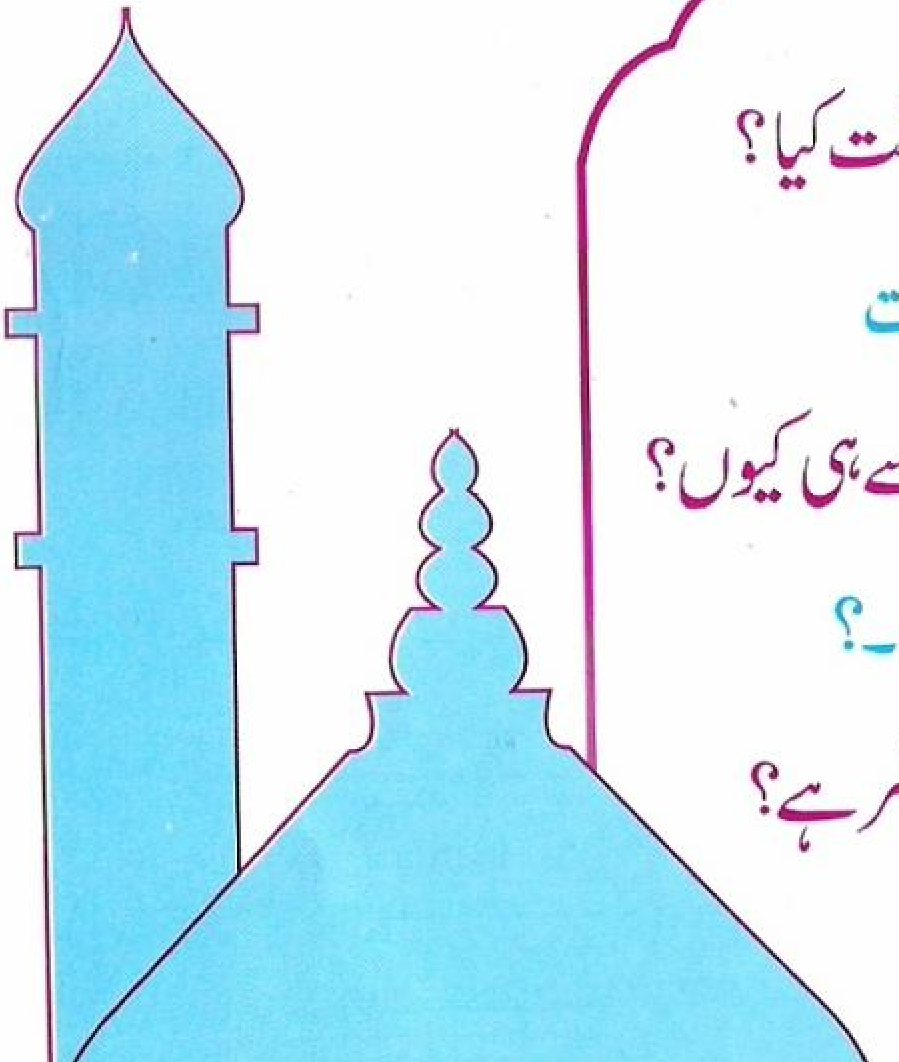

چکوال معجزہ حقیقت کیا؟

اصلی حقیقت

مدد صرف اللہ سے ہی کیوں؟

اندازِ عشق ۔۔۔؟

جرم کا ثبوت حاضر ہے؟

ناشر: انجمن اہلِ السنت والجماعت

دوماہی مجلہ

راہِ سنت

لاہور

مسلکِ اہل السنت والجماعت کا ترجمان

شمارہ نمبر ۶

برائے جمادی الاولیٰ / جمادی الثانیہ

بیاد

فاتح بریلویت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رح

بدعا

امام اہل السنۃ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رح

بطرز

حضرت مولانا قاری عبد الرشید رح

زیر نگرانی

متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مدیر

مناظر اہل السنۃ مولانا محمد حماد نقشبندی

معاون مدیر

مولانا فیاض طارق

مجلس مشاورت

مولانا منیر اختر
مولانا حفیظ اللہ
مولانا عزیز الرحمن
مولانا فاروق محمد
مولانا دین محمد
مولانا ابو ایوب

ناشر: انجمن اہل السنت والجماعت

دیکھئے اس شمارے میں

درسِ قرآن	مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ	۳
درسِ حدیث	مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ	۶
نالۂ دل	مدیر اعلیٰ کے قلم سے	۱۰
چکوال معجزہ...... حقیقت کیا ہے!	مولانا محمد حماد نقشبندی	۱۳
عقیدۂ علم غیب اور بریلوی اکابرین	مولانا ابوایوب قادری، جھنگ	۲۵
اندازِ عشق	ایم۔ ایف۔ طارق	۳۳
لاثانی سرکار	حافظ محمد شفیق	۳۶
مدد صرف اللہ سے ہی کیوں......؟	مولانا رب نواز حنفی، کراچی	۴۱
جرم کا ثبوت حاضر ہے	مفتی نجیب اللہ عمر، کراچی	۴۷
اصلی حنفیت	شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ	۵۵
ایک بار پھر اہل بدعت کو شکست...........	م۔ف۔ طارق	۵۸
اہلِ حق کی شاندار فتح	حافظ عمیس ریاض	۶۱
اعتذار	ادارہ	۶۴

قیمت فی شمارہ: 20 روپے

سالانہ زرِ خرید مع ڈاک خرچ -/180 روپے

منی آرڈر بھیجنے کا پتہ:

انجمن اھل السنت والجماعت

جامع مسجد تقویٰ، اعوان مارکیٹ،

گلی نمبر 6 ڈاک خانہ اسماعیل نگر نزد چونگی امرسدھو لاہور

فون نمبر: 0301-3908336

درسِ قرآن

فاتح بریلویت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ

﴿تلخیص وتسہیل شدہ﴾

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى

(سورۃ: طٰہٰ/رکوع:۱)

قرآن مجید کے پہلے مترجم حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمہ اس کے ترجمہ میں فرماتے ہیں:

''بدرستیکہ قیامت آیندہ است میخواہم کہ پنہاں دارم آن وقت را
تا جزا دہند ہر تنے را بانچہ می کند۔''

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ترجمۂ قرآن ''فتح الرحمٰن'' میں فرماتے ہیں:

''ہر آینہ قیامت آمدنی است میخواہم کہ پنہاں دارم وقت آں را
تا جزا داد شود ہر شخصے بمقابلہ آنچہ می کند۔''

اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ترجمہ میں رقم فرماتے ہیں:

''قیامت مقرر آنی ہے، میں چھپا رکھتا ہوں اس کو کہ بدلہ ملے ہر جی کو۔''

حضرات علمائے معتبرین کے یہ وہ تراجم ہیں جو دنیائے اسلام میں اعتماد اور مقبولیت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ ان سب ترجموں کا حاصل یہ ہے کہ قانون جزا وسزا کے بروئے کار لانے کے لئے قیامت ایک وقت ضرور آنی ہے اور ہم اس کے وقت خاص کو

مخفی ہی رکھنا چاہتے ہیں۔

اس آیت سے صراحۃً معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کا ارادہ ہو چکا ہے کہ قیامت کے وقت خاص کو تمام بندوں سے مخفی رکھا جائے اور کسی کو اطلاع نہ دی جائے۔

پھر قرآن مجید میں قریباً پندرہ سولہ مقامات پر مختلف انداز میں اس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے کہ قیامت کے وقت کا علم حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ پس وہ تمام آیتیں اس آیت کریمہ کی مفسر ہیں اور اسی لئے عمدۃ المفسرین حافظ ابن کثیر نے (جو حتی الوسع تفسیر القرآن بالقرآن کا عملی التزام رکھتے ہیں) اس آیت کی تفسیر میں ان میں سے بعض آیات درج بھی کی ہیں۔

آیت مذکورہ کے متعلق حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ ودیگر آئمہ مفسرینؒ کے ارشادات:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو علم قرآن میں خصوصیات کے حامل تھے ان کی قرأت اس آیۃ کریمہ میں یہ منقول ہے۔

۱۔ ان الساعۃ اٰتیۃ اکاد اخفیھا من نفسی (درمنثور ج:۴/ص۲۹۴ و ابن کثیر ج:۶/ص:۲۲۹ وجامع البیان ص:۲۵۹)۔ اور اس قرأت کے ناقلین ساتھ ہی اس کی توضیح وتشریح بھی بایں الفاظ نقل کرتے ہیں۔

۲۔ یقول اکتمھا من الخلائق حتیٰ لو استطعت ان اکتمھا من نفسی لفعلت (درمنثور ج:۴/ص۲۶۴، وابن کثیر ج:۶/ص ۱۲۹)۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت یقیناً آنے والی ہے۔ میں اس کو پوشیدہ رکھوں گا تمام مخلوقات سے حتیٰ کہ اگر میں اس کو اپنے سے بھی مخفی رکھ سکتا تو ضرور ایسا کرتا۔

۳۔ اور اقراء امۃ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وہ بھی علم قرآن مجید میں دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر خاص فوقیت رکھتے تھے اور ان کو بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم قرآن کی اجازت دی تھی) ان کی قرأت بھی اس آیت میں وہی ہے جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ ملاحظہ ہو درمنثور، وابن کثیر وجامع البیان، اور بقاعدہ قول محقق اس قسم کی قرأتِ شاذہ کا اقل درجہ یہ ہے کہ اُن کو (مدرج فی الحدیث کی طرح)

تفسیر سمجھا جائے۔ پس کم از کم یہ ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس آیت کا مفہوم وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ اور حبر اُمت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے لئے خاص طور پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن فہمی کی دعا فرمائی تھی، انہوں نے بھی اس آیت کی تفسیر انہی الفاظ میں کی ہے۔

۴۔　قال اکاد اخفیھا من نفسی رواہ ابن جریر بسندہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ص ابن جریر ج:۶/ ص:۹۸ وایضاً۔ رواہ سعید بن منصور، و عبدبن حمید و ابن المنذر، وابن بی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، درمنثور ج:۴/ص ۲۹۴)

بہر حال ان تینوں جلیل القدر صحابیوں کے نزدیک جنہوں نے علم قرآن براہِ راست صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے حاصل کیا تھا۔ اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ:

"حق تعالیٰ قیامت کے وقت کو بے حد مخفی رکھنا چاہتے ہیں حتیٰ کہ اگر ممکن ہوتا تو وہ اس کو اپنے سے بھی مخفی رکھتا، پھر بھلا وہ اس کی اطلاع کسی مخلوق کو کیوں دینے لگا ہے۔"

اور سدی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کہ وہ بھی ائمہ تابعین مفسرین میں سے ہیں) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

لیس من اھل السمٰوٰت والارض احد الا وقد اخفی اللہ عنہ علم الساعۃ۔ زمین وآسمان میں جس قدر بھی مخلوق ہے (یعنی جن وانس اور فرشتے) ان سب سے اللہ تعالیٰ نے قیامت کا علم مخفی رکھا ہے۔

اخرجہ ابن ابی حاتم عن السدی (درمنثور ج:۴/ص:۲۹۴، وابن کثیر ص:۲۲۹)

پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت کا علم اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی نہیں دیا۔ پس بعض لوگ جو یہ بات کہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہر چیز کا علم تھا، ان کا یہ کہنا قرآن وحدیث کے بالکل خلاف عقیدہ ہے جیسا کہ مندرجہ بالا حوالوں سے یہ باتِ واضح ہوچکی ہے۔

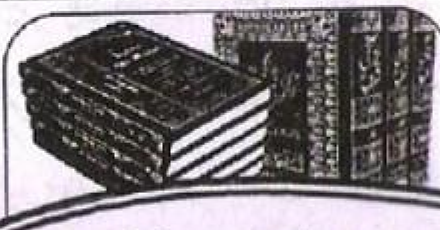

درسِ حدیث

ترجمان اہلسنت والجماعت مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ

﴿تلخیص و تسہیل شدہ﴾

صحیحین (بخاری و مسلم) اور دیگر کتب حدیث میں متعدد صحابہ کرام ﷡ سے حضرت جبرئیل ؑ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک مکالمہ مروی ہے جو عرف علماء میں ''حدیث جبرئیل'' کے نام سے معروف و مشہور ہے۔

یہاں ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے وہ الفاظ درج کرتے ہیں جس کی تخریج امام بخاری و امام مسلم دونوں نے کی۔

ترجمہ: ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کو ایک دن نبی ﷺ باہر لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، یکا یک آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ ''ایمان کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور (آخرت میں) اس کے سامنے پیش ہونے پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور مرنے کے بعد جی اُٹھنے کا یقین کرو۔ پھر اس شخص نے عرض کیا کہ اسلام کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو اور فریضہ زکوٰۃ ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ پھر اس شخص نے عرض کیا کہ احسان کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت (خشوع اور خلوص سے) اس طرح کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو، سو اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تم کو دیکھتا ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی......؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے یہ بات پوچھی جارہی ہے وہ خود سائل سے زیادہ (اس بات کو) نہیں جانتا۔ اور میں تم کو اس کی علامتیں بتائے دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے بڑی بڑی بلند عمارتیں بنانے لگیں

(تو) سمجھ لینا کہ قیامت قریب ہے۔اور وقت قیامت تو ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بطور استشہاد سورۃ لقمان کی یہ آیات تلاوت فرمائیں ان اللّٰہ عندہ علم الساعۃ الایۃ (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے علم قیامت کے خاص وقت کا اور وہی (اپنے علم کے مطابق) نازل کرتا ہے بارش کو اور وہی جانتا ہے اس کو جو رحموں میں ہوتا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کسی کو خبر نہیں کہ کس سرزمین میں اس کو موت آئے گی۔ بہ تحقیق اللہ ہی جاننے والا ہے اور خبردار ہے) اس کے بعد وہ سوال کرنے والا شخص واپس چلا گیا تو حضور ﷺ نے بعض حاضرین مجلس سے فرمایا کہ اس کو واپس لاؤ (چنانچہ لوگ اس کے پیچھے گئے) مگر وہاں کوئی نظر نہ آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ درحقیقت یہ جبرئیل علیہ السلام تھے لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم کرنے آئے تھے۔

علم حدیث کا جو مختصر ذخیرہ اس وقت اس عاجز کے سامنے ہے اس کے محدود مطالعہ سے طبقہ صحابہ میں اس حدیث کے دس راوی معلوم ہو سکے ہیں۔ پھر ذیل کے طبقات میں تو روایت کی اس قدر کثرت ہے کہ ان کا ضبط بھی مشکل ہے۔ بنا بر قول محقق حدیث کے تواتر کے لئے اسی قدر کافی ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث متواتر اور علم یقینی کی مثال ہے۔ ہمارا استدلال اس حدیث کے صرف اس آخری حصے سے ہے جس میں وقتِ قیامت کے متعلق سوال اور اس کا جواب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے اس جواب کے الفاظ عام روایات میں یہ ہیں ''ما المسئول عنها باعلم من السائل'' اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ جس سے قیامت کا سوال کیا جا رہا ہے خود سوال کرنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں۔'' حدیث کے آخری جز نے اس مطلب کو متعین کر دیا، کیونکہ آخر میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''فی خمس لا یعلمهن الا اللہ ان اللہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام ...... الآیۃ '' قیامت کا وقت بھی ان پانچ چیزوں میں سے ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جن کے علم کلی کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہونے کا اعلان

قرآن کریم کی اس آیت ان اللہ عندہ علم الساعۃ......الآیۃ۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس جواب کا یہی مطلب ہے۔ سائل و مسئول دونوں ہی کو اس کا علم نہیں دیا گیا، بالفاظ دیگر دونوں ہی کو معلوم ہے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے، اور کسی دوسرے کو اس کا علم ہو ہی نہیں سکتا۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اسی جملہ..... ما المسؤل عنھا باعلم من السائل کی شرح میں لکھتے ہیں:

اگرچہ اس حدیث سے بظاہر علم میں مساوات مفہوم ہے لیکن مراد یہ ہے کہ سائل و مسئول اس بات کے جاننے میں برابر کے شریک ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس علم کو اپنے لئے خاص کرلیا ہے۔ کیونکہ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور شیخ الاسلام زکریا تحفۃ الباری شرح بخاری میں اس جملہ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مراد التساوی فی نفی العلم...... الخ (تحفۃ الباری ص:۲۸۰) اس سے مراد بس علم نہ ہونے میں برابری بیان کرنا ہے۔

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں اسی جملہ کی شرح میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ......یعنی اس قیامت کے وقت کو میں تم سے زیادہ نہیں جانتا یعنی میں اور تم دونوں اس کے نہ جاننے میں برابر ہیں بلکہ ہر سائل و مسئول کا اس بارہ میں یہی حال ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور حق تعالیٰ نے فرشتوں اور رسولوں میں سے کسی کو اس کی اطلاع نہیں دی ہے۔ (اشعۃ اللمعات ص:۴۵)

بہرحال ان جلیل القدر شارحین حدیث کی ان تصریحات سے ظاہر ہے کہ ان تمام حضرات کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد ما المسئول عنھا باعلم من السائل کی مراد اور اس کا مآل یہی ہے کہ اے سائل تیری طرح مجھے بھی قیامت کے آنے

کا وقت معلوم نہیں۔'' اور پھر حدیث کے سیاق فی خمس لا یعلمهن الا الله نے اس مراد کو بالکل واضح بھی کر دیا کہ جس کے بعد کسی دوسرے مطلب کا احتمال ہی نہیں رہا۔

پس بعض ارباب ضلالت جو اپنے خود ایجاد اور خانہ ساز عقیدہ کے تحفظ کے لئے اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ

''اس سے علم کی نفی نہیں نکلتی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسئول و سائل (یعنی رسول اللہ ﷺ اور جناب جبرئیل علیہ السلام) دونوں ہی کو اس کا علم ہے۔'' سوان کا یہ قول باطل اور خود نص حدیث سے مدفوع و مردود ہے علاوہ ازیں اس خیال کے بطلان کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ اس حدیث کے بعض طرق میں یہ بھی تصریح ہے کہ اس گفتگو کے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پہچانا نہیں تھا کہ سائل جبرئیل علیہ السلام ہیں (کیونکہ وہ اس وقت اجنبی شکل میں سائل بن کر آئے تھے۔ اور یہ آپ کو بعد میں معلوم ہوا کہ یہ جبرئیل امین علیہ السلام تھے۔ ہمیں اہل بدعت پر تعجب ہے کہ کس دیدہ دلیری سے قرآن و حدیث کے خلاف یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب دیا ہے اس لئے قیامت کا علم بھی دیا ہے۔ قارئین دیکھ سکتے ہیں کہ ان کا یہ عقیدہ درج بالا حدیث کی روشنی میں باطل ہے۔

چنانچہ اسی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ابو فردہ والی روایت میں ہے:

الذی بعث محمدًا بالحق ماکنت باعلم به من رجل منکم وانه لجبریل۔ (فتح الباری ج:۱/ص:۶۵، عمدۃ القاری ج:۱/ص ۲۸۵)

قسم ہے اس رب جلیل کی جس نے محمد ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا کہ میں اس سائل کو تم میں سے کسی ایک شخص سے بھی زیادہ نہیں جانتا تھا اور (معلوم) ہوا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔

ایک خوشخبری

بریلوی مسلک کے مایہ ناز جید عالم و مناظر مولانا غضنفر صاحب بریلویت سے تائب ہو کر مسلک اہلسنت والجماعت دیوبند سے وابستہ ہو گئے ہیں۔

تفصیلی انٹرویو اگلے شمارے میں ان شاء اللہ تعالیٰ

نالۂ دل

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!
اما بعد

محترم قارئین کرام! چھٹا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جو سفر آج سے تقریباً ایک سال قبل شروع ہوا تھا، اس مہینے کو ملا کر الحمدللہ! ایک سال بیت گیا۔ وقت بھی عجیب شے ہے، کبھی گزرنے کا پتا ہی نہیں چلتا اور کبھی لمحہ گن گن کر کٹتا ہے۔ آنکھیں اُٹھ اُٹھ کر بند ہوتی ہیں اور بند ہو ہو کر پھر اُٹھتی ہیں۔ کبھی تو یوں پَر لگتے ہیں کہ سال بیتتے پتا نہیں لگتا اور کبھی ایک ہفتہ بھی سال لگتا ہے۔ وصل کی گھڑیاں لمحوں میں گزر جاتی ہیں اور جدائی کی گھڑیاں مہینوں میں بھی نہیں گزرتی۔

بہرکیف! توحید وسنت کی نشر واشاعت کے لئے لگایا جانے والا یہ ننھا پودا اپنی عمر کا ایک سال پورا کرنے کو ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ استقامت وعافیت کے ساتھ جلد اس پودے کو شجر سایہ دار بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

قارئین تک یقیناً دو سنی راہنماؤں کی شہادت کی خبریں پہنچ چکی ہوں گی۔ ادارہ دونوں شہداء کے پس ماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ آمین یارب العالمین۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومین کے درجات مزید بلند فرمائے۔

مولانا عبدالغفور ندیم اور مولانا سعید احمد جلالپوری رحمہم اللہ اجمعین دونوں حضرات جس راہ کے مسافر تھے، واصل بہ منزل ہوئے۔

دونوں جہاں تیری محبت میں ہار کے
وہ جا رہا ہے کوئی شب غم گزار کے
ویران ہے مے کدہ خم و ساغر اداس ہیں
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

ایک ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشن پر جان نثار کر گیا اور دوسرا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت نبوت کے جان نثاروں میں شامل ہوگیا۔ ہاں! اے شہداء کی روحو! تم کامیاب ہوگئیں۔ مگر ہم اس حدود سود وزیاں میں پھنسے ہوئے ہیں، دیکھئے کہ کب نکلیں۔ اے کاش! کہ تمہاری طرح نکلیں...... چشم تصور میں شہداء کی روحیں یہ کہتی محسوس ہوتی ہیں:

بس اے خیال یار نہیں تاب ضبط کی
بس اے فروغ برق تجلی کہ جل گئے
اب کیا ستائیں گی ہمیں دوراں کی گردشیں
ہم اب حدود سود و زیاں سے نکل گئے

یہ زندگی بھی عجیب ہے، کہیں سے پریشانی کی خبر آتی ہے تو کہیں سے غم کی، کہیں سے شادمانی کی تو کہیں سے ناکامی کی۔

ان غم بھری خبروں کے ساتھ ایک اور خبر دل کو غمگین کر گئی کہ قائد اہلسنت مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم کار روڈ ایکسیڈنٹ میں بازو فریکچر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور اپنا خاص فضل وکرم فرمائے اور شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک پر بھی اپنا فضل وکرم فرمائے۔ آمین یارب العالمین

ملک کے موجودہ حالات اس وقت کچھ اس طرح سے ہیں کہ بے اختیار غالب کا یہ شعر زبان پر آتا ہے

زندگی ہے یا کوئی طوفان
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

حقیقت یہی ہے کہ یہ سب ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے کہ آج وطن عزیز بحرانوں کی زد میں آیا ہے۔ یہ عاجز سمجھتا ہے کہ یہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ ؓ کے بے گناہوں کی آہوں اور سسکیوں کا ہمارے اوپر وبال ہے۔

جو کچھ ان پر بند کیا گیا، آج انہی اشیاء کے بحرانوں کا وبال ہم پر ہے۔ آہ! وہ بے گناہ طالبات اور مظلوم طلباء کس بے دردی سے ان کو شہید کیا گیا؟ یہ ایک ایسا غم ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اب تو نگاہیں بار بار آسمان کی طرف اُٹھتی ہیں، یا اللہ! وہ تیرا بندہ کب آئے گا جس کے بارے میں تیرے نبی ﷺ نے بشارت دی، جو مہدی بن کر آئے گا اور مقتدی عیسیٰ علیہ السلام بن کے جائے گا۔ جانے انتظار کی گھڑیاں کب ختم ہوں اور انتظار تو بہت ہی طویل ہوتا ہے۔ ع

مہینے وصل کے لمحوں میں گزر جاتے ہیں
گھڑیاں جدائی کی، صدیوں میں گزرتی ہیں

وما علینا الا البلاغ

محمد حماد
مدرس وخادم دار الافتاء
جامعہ مظاہر العلوم
muftihammad@gmail.com

اہم اعلان

راہِ سنت کا ۹واں شمارہ (محرم/صفر) ان شاء اللہ تعالیٰ کنز الایمان نمبر ہوگا۔ کل صفحات ان شاء اللہ ۳۰۰ ہوں گے۔ قیمت سو روپے ہوگی۔ ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔...... (ادارہ)

چکوال معجزہ...... حقیقت کیا ہے!

مولانا محمد حماد نقشبندی

قارئین کرام! اللہ جل شانہٗ نے جب سے اس کائنات کو تخلیق اور انسان کو وجود عطا فرمایا ہے، شیطان اس وقت سے اپنی محنت میں لگا ہوا ہے اور شیطان کے سب جالوں میں سے خطرناک اس کے نورانی جال ہیں جیسا کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے تلبیس ابلیس میں اس کو بیان کیا ہے۔ قرب قیامت میں شیطان کے اس قسم کے جالوں کی بہتات ہو جائے گی، چنانچہ دجال کے بارے میں احادیث میں آتا ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدرت ہوگی کہ شیطان اس کے ساتھ متشکل ہو کر ظاہر ہو سکے گا۔ پس شیطان کسی آدمی کے مردہ والدین کی شکل میں ظاہر ہو کر اس شخص سے کہے گا کہ اس پر یعنی دجال پر ایمان لے آ...... پس شیطان اپنے جالوں کے ذریعے لوگوں کو ورغلائے گا۔

قرب قیامت کا زمانہ شروع ہو چکا ہے اور شیطان اپنے نورانی جالوں کے ذریعے لوگوں کو پھنسانے میں شب و روز مصروف ہے۔ اسی قسم کا ایک نورانی شیطانی جال چکوال کے علاقے ''دھرابی'' میں بچھایا گیا اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی عجیب انداز سے کی گئی (نعوذ باللہ) اور سب سے زیادہ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ یہ سب ان لوگوں کی طرف سے کیا گیا ہے جو دن رات اپنے آپ کو عاشق کہتے نہیں تھکتے۔

بریلوی حضرات کیا کہتے ہیں......؟

تفصیل اس واقعے کی یوں ہے کہ چکوال کے علاقے ''دھرابی'' میں ۱۲/ربیع الاول ۱۴۳۱ ہجری کو بمطابق ۲۷/فروری ۲۰۱۰ء کو اس گاؤں میں مقیم ایک شخص تنویر عطاری کی طرف سے دعویٰ کیا گیا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے گھر تشریف لائے ہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین مبارک کا نقش اس کے صحن میں بنا ہے، جس سے نور اور خوشبو پھوٹ رہی ہے۔ بہتر ہوگا کہ پہلے اس حوالے سے بریلوی حضرات کے نمائندہ رسالے رضائے مصطفیٰ کی عبارت پیش کردی جائے تاکہ قارئین کو اندازہ ہوسکے کہ بریلوی حضرات نے دعوت اسلامی سے تعلق رکھنے والے تنویر عطاری کے اس دعوے کی کس طرح تائید کی۔ ملاحظہ ہو:

''گاؤں دھرابی آج کل کئی اہل عقیدت کی نگاہوں کا مرکز بنا ہوا ہے، جہاں بارہ ربیع الاول شریف ۲۷ فروری بروز ہفتہ نماز مغرب سے چند لمحات قبل محمد تنویر قادری صاحب کے گھر صحن میں نعلین مبارک کا عکس پڑنے سے روشنی ظاہر ہوئی۔

بریلوی ترجمان ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کے مطابق تنویر عطاری بریلوی نے اس واقعے کو یوں بیان کیا:

> بارہ ربیع الاول شریف کو دیگر دیوانوں کی طرح ہم نے بھی کچھ اہتمام کیا اور سب گھر والے صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے مسرور تھے۔ ہم جلوس مبارک میں شرکت کے لئے چلے گئے۔ عصر کے بعد ایک جگہ محفل میں تھے کہ گھر سے مستورات نے اطلاع دی کہ جلد گھر پہنچیں گھر کے صحن میں نعلین مبارک کی شبیہ پڑنے سے بہت زیادہ روشنی ظاہر ہورہی ہے۔ ہم جلدی جلدی گھر پہنچے تو واقعی ایسا ہی تھا، پھر شام

ہوگئی۔''

اس مضمون پر عنوان یوں باندھا گیا:

''نور والا آیا ہے، نور لے کر آیا ہے''

دعویٰ کے اہم نکات:

محترم قارئین! آپ نے درج بالا تفصیل ملاحظہ کی۔ قارئین کرام کو چند اہم باتیں بتاتے چلیں:

۱۔ بریلوی حضرات کی طرف سے جس نقش کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے، وہ تقریباً چھ فٹ لمبا اور اڑھائی فٹ چوڑا ہے۔

۲۔ یہ صرف ایک قدم کا نقش ہے۔

۳۔ اس کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔

۴۔ اس کا عنوان اور تشہیر میں یہ جملہ عام کہا گیا ہے کہ ''نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے۔''

بریلوی دلائل:

بہت مناسب ہوگا کہ ان دلائل کا تذکرہ بھی کر دیا جائے جو بریلوی حضرات کی طرف سے اس واقعہ کی تائید میں دیئے گئے ہیں۔ بریلوی مسلک کے مفتی انعام الحق صاحب اور مولوی لقمان کی طرف سے دو الگ الگ تحریریں شائع کی گئی ہیں۔ مفتی انعام الحق نے بریلوی مسلک کی طرف سے درج ذیل دلائل دیئے:

۱۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین کی شبیہ متبرک ہے چاہے خود بنائی جائے یا بن جائے۔ (بحوالہ فتویٰ مفتی انعام الحق)

۲۔ اس سلسلے میں حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ کی زاد السعید کا حوالہ پیش کیا گیا ہے۔

۲۔ یہ شبیہ ہے اور شبیہ چھوٹی بڑی ہو سکتی ہے۔ (بحوالہ فتوی مفتی انعام الحق)

تبصرہ و حقائق:

اب مرحلہ وار اس واقعے پر تبصرہ و حقائق پیشِ خدمت ہیں۔

چونکہ بریلوی حضرات کے نزدیک اتباع اعلیٰ حضرت مقدم ہے، اتباع قرآن و حدیث پر اس لئے شرعی دلائل سے پہلے اس واقعے کو اعلیٰ حضرت کی تحریروں کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت سے فتاویٰ رضویہ میں کسی نے سوال کیا کہ واقعہ معراج کو بیان کرتے وقت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے براق کی شبیہ دکھائی جائے اور لوگ اس کو چومیں اور تعظیم کریں تو کیا یہ جائز ہے؟ جواب میں اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ:

> ''اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس لعین کے مکائد سے، سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔''

مزید آگے لکھتے ہیں:

> ''ان کی زیارت ولمس وتقبیل (چومنا) کرانے والوں نے گمان کیا کہ وہ حضور پرنور سید المرسلین ﷺ کا حق محبت بجالاتا ہے اور حضور ﷺ کو راضی کرتا ہے، حالانکہ حقیقتاً وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور اقدس ﷺ کی صریح نافرمانی کر رہا ہے۔ اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ﷺ ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ج:۲۱/ص:۴۲۶)

اس عاجز کے نزدیک ''دھرابی'' کے اس واقعے پر اس سے بہتر الفاظ میں تبصرہ نہیں ہوسکتا۔ تنویر عطاری صاحب اس ساری کارروائی سے یہ گمان کر رہے ہیں کہ وہ اللہ

کے رسول ﷺ کو خوش کررہے ہیں، حالانکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کو سخت ناراض کررہا ہے۔ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار

جس نے میری طرف جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں سمجھے۔'' (بخاری)

شمائل اور سیرۃ کی کتابوں میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلیہ مبارک لکھا ہوا ہے اور سب نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قد مبارک درمیانہ تھا۔ ملاحظہ فرمائیں:

امام ترمذی رحمہ اللہ اپنی شمائل میں نقل کرتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقیصر۔

نبی ﷺ نہ بہت لمبے قد کے تھے نہ پست قد کے (بلکہ درمیانہ قد مبارک تھا)......(شمائل ترمذی، ص:۴)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ قد مبارک کے بارے میں لکھتے ہیں:

''نہ کوتاہ بود نہ دراز'' یعنی نہ لمبا تھا نہ پست (مدراج النبوۃ ص:۲۱)

قارئین کرام! اگر تنویر عطاری کے بیان کردہ واقعہ کو درست مان لیا جائے تو لازم آتا ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قد انتہائی بلند مانا جائے بعض جاہل لوگ کہہ دیتے ہیں کہ پہلے دور کے لوگوں کے قد لمبے ہوتے تھے، اس لئے یہ چھ فٹ کا قدم بنا ہے۔ عرض خدمت ہے کہ مقام ابراہیم میں جس مبارک پتھر پر ابراہیم علیہ السلام کے قدمین مبارک کے نشان بنے ہوئے ہیں اس کی لمبائی کو دیکھ لیں اور اس فرضی قدم کی لمبائی دیکھ لی جائے،

ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمین مبارک کی لمبائی تو تقریباً بالشت بھر ہو اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نعوذ باللہ چھ فٹ کا قدم منسوب کر دیا جائے۔ اگر بفرضِ محال تنویر عطاری صاحب درست کہہ رہے ہیں تو ہمارا تمام بریلویت سے سوال ہے کہ بادشاہی مسجد میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات کے بارے میں ان کا کیا گمان ہے؟ استنبول کے توپ کاپے میوزیم میں موجود آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دندان مبارک کے بارے میں کیا کہیں گے؟ توپ کاپے میوزیم میں موجود اس پیالے کے بارے میں کیا کہیں گے جو حضرت سہل بن زید رضی اللہ عنہ کا تھا جس سے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانی نوش فرمایا تھا۔ توپ کاپے میوزیم میں موجود قدم مبارک کے نقش کے بارے میں کیا کہیں گے، سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبہ مبارک اور مبارک سلائیوں کے بارے میں کیا کہیں گے جو مصر میں مسجد الحسینی اور مصر میوزیم میں موجود ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عصا مبارک کے بارے میں کیا کہیں گے جو بادشاہی مسجد میں ہے۔ نیز رضائے مصطفیٰ والوں سے ہمارا سوال ہے کہ آج سے کچھ عرصہ قبل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے تبرکات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصاویر ٹائٹل پر شائع کی گئی تھیں، کیا وہ سچی تھیں یا ''چھ فٹ'' کا یہ قدم......؟

یہ تمام نوادرات جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قد مبارک درمیانہ ہے اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین مبارک بھی متوسط تھے جیسا کہ جامعہ اشرفیہ دمشق میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب نعلین مبارک سے پتا چلتا ہے۔ تمام بریلویت سے ہمارا سوال ہے کہ یا تو ان سب نوادرات کے بارے میں تسلیم کرو کہ یہ جھوٹ ہیں یا تنویر عطاری کے اس خود ساختہ فرضی قدم کو جھوٹا قرار دو۔

شبیہ ہونے کا جواب:

ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ یہ عکس اور شبیہ ہے اور شبیہ چھوٹی بڑی ہوسکتی ہے۔ نعلین مبارک کی تصویر اور نقش بنائے جاتے ہیں تو وہ چھوٹے اور بڑے ہوسکتے ہیں جیسا کہ بریلویوں کے فتوے میں کہا گیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اس واقعے کے بارے میں تنویر عطاری کے اس بیان پر غور فرمائیں جو اس نے ''وقت ٹی وی'' اور ''رضائے مصطفیٰ'' والوں کو دیا جس کا حوالہ اس عاجز نے اوپر پیش کیا ہے۔ اس میں تنویر عطاری کے الفاظ ہیں کہ:

> ''نعلین مبارک کی شبیہ پڑنے سے بہت زیادہ روشنی ظاہر ہو رہی ہے۔''

اور اس پر عنوان قائم کیا گیا کہ ''نور والا آیا ہے'' یعنی تنویر عطاری کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کے عکس پڑنے سے یہ شبیہ بن گئی۔...... دیکھئے اگر کوئی شخص پانچ فٹ کا ہو تو اس کا عکس بھی پانچ فٹ کا ہی ہوگا۔

اس کا مطلب ہے کہ سرکار علیہ السلام کا قدم چھ فٹ لمبا تھا (نعوذ باللہ) تبھی تو عکس اور شبیہ چھ فٹ کی بنی اور یہی ہم سنی کہہ رہے ہیں کہ تنویر عطاری نے یہ جھوٹا قدم بنا کر انتہائی گستاخی کی ہے۔ مفتی الطاف الرحمٰن صاحب نے بڑی اچھی بات کہی ہے کہ آج ہم کسی شخص کو یا کسی پیر صاحب کو کہیں کہ آپ کا پیٹ دو فٹ بڑا ہے یا آپ کا سر تو مٹکے کی طرح ہے تو یقیناً وہ شخص ناراض ہوگا اور دعوت اسلامی کا یہ تنویر عطاری کیسی گستاخی اور ڈھٹائی سے آقا علیہ السلام کے قدم کو چھ فٹ کہہ کر ایک جھوٹی بات آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر رہا ہے۔

باقی بریلوی مفتی انعام الحق صاحب کا یہ کہنا کہ ''یہ شبیہ ہے اور شبیہ چھوٹی بڑی

ہوسکتی ہے'' تو عرض خدمت ہے کہ شبیہ وہ چھوٹی بڑی ہوسکتی ہے جو خود بنائی جائے ، بنانے والا چاہے تصویر چھوٹی بنائے یا بڑی ، یہ دلیل دے کر تو آپ نے خود اقرار کرلیا ہے کہ یہ شبیہ تنویر عطاری نے بنائی ہے ، اس لئے بڑی ہے ع

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زُلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

باقی رہا حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی کتاب ''زاد السعید'' کا حوالہ ، تو اس سلسلے میں گذارش ہے کہ حضرت تھانوی قدس سرہ نے اس سے رجوع فرمالیا تھا ، دیکھئے ''امداد الفتاویٰ ج:۴/ص:۳۷۹ وکفایت المفتی ج:۲/ص:۶۱ وفتاویٰ عثمانی ج:۱ ...... اور رجوع فرمانے کی وجہ وہی مفاسد تھے جن میں آج اہل بدعت مبتلا ہیں ۔

وقت نیوز کی رپورٹ:

تمام گاؤں اس بات کا گواہ ہے کہ پہلے تین دن تک اللہ اور محمد ﷺ کا نام مبارک اس فرضی قدم پر زمین کے اوپر لکھا رہا ہے ، اور تین دن بعد تنویر عطاری نے اس کو مٹایا (دیکھئے وقت نیوز کی فلم) ۔ تنویر عطاری کا قریبی ساتھی اور دوست خان اکبر نے گواہی دی کہ مجھے کوئی روشنی نظر نہیں آئی اور بتایا یہاں دیگ پکانے کی وجہ سے گڑھا کھودا گیا تھا ۔ بارش ہونے پر وہ جگہ ریت کی وجہ سے باقی جگہ سے ممتاز ہوگئی ۔ تنویر نے پورا ڈرامہ بنالیا جس کا اقرار خود تنویر عطاری کی ماں نے کیا کہ یہ سب ڈرامہ ہے ۔

تنویر عطاری کا دوسرا دوست سید صفدر علی شاہ رو پڑا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی توہین کی ہے نام زمین پر لکھ کر ۔

مقامی ساتھی ملک اصغر نے بتایا کہ جب ہم نے اس سے پوچھا کہ یہ نقش کس نے دیکھا تو اس نے کہا کہ میری اہلیہ نے ۔ ملک اصغر نے پوچھا کہ اہلیہ نے کیا دیکھا تو تنویر

عطاری نے کہا کہ میری والدہ نے دیکھا اور وہ اس وقت حقہ پی رہی تھی۔

اس کے کزن نے کہا کہ میں اس واقعے کے فوراً بعد گھر گیا تو میں نے نہ تو نور دیکھا نہ خوشبو۔

قارئین کرام! یہ سب حوالے You Tube پر وقت نیوز کی بنائی گئی وڈیو فلم میں دیکھ سکتے ہیں۔ نیز اس حوالے سے اس عاجز کی CD بھی دستیاب ہے۔ قارئین You Tube پر بھی دیکھ سکتے ہیں اور CD کی صورت میں برائے رابطہ:0301-3908336

قارئین کرام اس تمام تفصیل سے اس ڈرامے کا پول کھل جاتا ہے۔

آخر میں بریلویوں کے امام احمد رضا خان کے دو حوالے مزید پیش خدمت ہیں۔

اعلیٰ حضرت احکام شریعت میں لکھتے ہیں، کسی نے سوال کیا کہ:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت پر شہید مرد ہیں لوگ ہر جمعرات کو فاتحہ دلاتے ہیں، تو اعلیٰ حضرت نے جواب دیا:

"کہ یہ سب واہیات و خرافات ہیں اور جاہلانہ حماقات و بطلانات ہیں، ان کا ازالہ لازم ہے ما انزل الله بها من سلطٰن......

(احکام شریعت ص:۵۱)

پتا چلا کہ اپنے اندازے سے کہنا کہ فلاں جگہ فلاں بزرگ آئے ہیں یا ان کی روح رہتی ہے۔ یہ واہیات بات ہے اور چونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں لہٰذا اس کا ترک لازم ہے۔

تنویر عطاری اور دیگر بریلوی حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ کے پاس بھی کوئی دلیل نہیں سوائے گھر کی عورتوں کے اور وہ بھی مشکوک کہ تنویر عطاری کی بہن اقرار کرتی ہے کہ یہاں دیگ پکتی رہی ہے، باقی رہا روشنی کا نظر آنا تو اول تو اس کا جھوٹ ہونا ظاہر ہو چکا ہے، اگر بالفرض کوئی بریلوی اس کو بھی نہ مانے تو اپنے اعلیٰ حضرت کا ایک اور

حوالہ سن لیں۔

احمد رضا خان صاحب سے کسی نے پوچھا کہ فلاں قبر پر روشنی نظر آتی ہے کیا یہ بزرگی کی دلیل ہے، تو احمد رضا خان صاحب نے جواب دیا:

''امر متحمل ہے شیطان ایسے کرشمے دکھاتا ہے۔'' (احکام شریعت، ص:۱۷۵)

شیطان نے بھی ایسا ہی کرشمہ تنویر عطاری کے ہاتھوں دکھلایا اور کیسی کیسی گستاخی اللہ کے نبی ﷺ کی شان اقدس میں کرائی۔

۱۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جھوٹی نسبت کی جو کہ گناہ کبیرہ ہے۔

۲۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک کو چھ فٹ ظاہر کر کے تمام نوادرات جو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہیں، ان کو جھٹلایا کہ وہ ایک متوسط قد مبارک کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ نعوذ باللہ......

۳۔ آپ ﷺ کی طرف ایک پاؤں سے چلنے کی نسبت کی جو کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر انتہائی بہتان ہے۔ آقا ﷺ خود تو منع فرماتے رہے کہ ایک پاؤں پر مت چلو اور یہ گستاخی کرتے ہوئے خود سرکار ﷺ کی طرف یہ جھوٹی نسبت کر رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہرگز کوئی ایک جوتے میں نہ چلے یا دونوں کو پہنے یا دونوں کو اُتار دے۔...... (شمائل ترمذی، ص:۴۸)

آخر میں مزید عبارات ملاحظہ ہوں کہ جو کوئی نبی ﷺ کی طرف سے نقص کی نسبت کرے تو یہ گستاخی ہے۔

☆...... تمام علماء کا اس امر پر اجماع و اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کو گالی دینے والا اور آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں نقص نکالنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید

جاری ہے۔تمام اُمت کے نزدیک اس کی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔......(ردالمختار جلد ثالث صفحہ ۴۰۰، الصارم المسلول ص:۴)

☆...... جو مسلمان شخص نبی پاک ﷺ کو گالی دے یا آپ ﷺ کی تکذیب کرے یا عیب لگائے یا نقص نکالنے کی سعی کرے تو وہ کافر ہو گیا اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو گئی۔ اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے۔......(شامی جلد ثالث، ص:۴۰۳)

مزید دیکھئے کہ بریلوی علماء کے نزدیک یہ کتنا سنگین جرم ہے۔ہم اپنی طرف سے کوئی فتویٰ نہیں لگا رہے،صرف بریلویوں کے حوالے نقل کر رہے ہیں۔

☆ بریلویوں کے علامہ احمد سعید کاظمی نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں توہین و تنقیص کرنے والا کافر ہے۔(الحق المبین، ص:۲۱)

☆ حسن علی رضا خانی لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام کی شان ارفع میں ادنیٰ بے ادبی بھی کفر قطعی ہے۔

(محاسبۂ دیوبندیت ص:۳۷۵)

☆ علامہ اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کا وجوب و لزوم اور ان کی اِسائت و بے ادبی اور گستاخی، بے باکی کی ممنوعیت اور حرمت اور اس کا کفر ہونا اور موجب خسران و حرمان ہونا واضح ہو چکا۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی جائزہ، ص:۲۹)

اس قسم کے حوالے بیسیوں ہیں جن میں آقا ﷺ کی طرف نقص کی نسبت کرنے کو کفر کہا گیا ہے۔دیکھنا یہ ہے کہ اب بریلوی حضرات اس موقع پر کیا کرتے ہیں۔آیا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص یا تنویر عطاری کی تکفیر......!

اس واقعے سے متعلق اہل بدعت سے دو سوال......!

۱۔ آپ حضرات کے عقیدے کے مطابق نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، جو ذات ہر جگہ موجود ہو اس کے کسی جگہ آنے کا کیا سوال......؟ آتا تو وہ ہے جو موجود نہ ہو، پھر آپ لوگوں کا یہ کہنا کہ ''نور والا آیا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا عقیدہ حاضر و ناظر غلط ہے۔

۲۔ آپ حضرات کے نزدیک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں، اس لئے آپ ﷺ کا سایہ نہیں ہے۔ گذارش ہے کہ جب آپ کے عقیدے کے مطابق نور کا سایہ نہیں تو یہ چھ فٹ کا عکس اور یہ سایہ کی شبیہ کیسے بن گئی......؟

اس موضوع پر ویڈیو CD دستیاب ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

حسنہ یا گمراہی......؟

امام شاطبی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ ابن الماجشون فرماتے ہیں:

سمعتُ مالکا یقول من ابتدع فی الاسلام بدعة یراها حسنة فقد زعم ان محمدًا صلی اللّٰہ علیہ وسلم خان الرسالة لان اللّٰہ تعالیٰ یقال (الیوم اکملت لکم دینکم) فمالم یکن یومئذٍ دینًا فلا یکون الیوم دینا۔ ...... (الاعتصام ج:۱/ص ۳۵)

ترجمہ:...... امام شاطبی رحمہ اللہ ابن الماجشون کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن الماجشون فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اسلام میں کوئی بدعت گھڑے پھر اس کو یہ خیال کرے کہ یہ حسنہ (اچھی) ہے تو گویا وہ خیال کر رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالت میں خیانت کی، جب کہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں کہ (آج کے دن میں نے دین مکمل کر دیا ہے...... القرآن) پس جو اس دن دین نہیں تھا پس وہ آج بھی دین نہیں ہوگا۔

﴿پہلی قسط﴾

عقیدۂ علم غیب اور بریلوی اکابرین!

مولانا ابوایوب قادری، جھنگ

برادران اہلسنت والجماعت! نبی پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے لتتبعن سنن من قبلکم (بخاری: ج۱/ص۴۹۱) یعنی تم ضرور بالضرور پہلے لوگوں کی تقلید کرو گے۔

اس ارشاد گرامی کے موافق ہی ہوا کہ لوگوں نے اپنے عقائد میں یہود ونصاریٰ کی تقلید کی۔

(۱) جیسے عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ یسوع علیہ السلام نے پاس آکر ان سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دے دیا گیا۔(انجیل متی باب:۱۸/آیت:۱۸)

اہلِ بدعت نے اسی کو مدنظر رکھا کہ عیسائی اپنے نبی کے لئے یہ مان سکتے ہیں کہ تو ہم کیوں نہ اپنے نبی پاک ﷺ کے لئے مختارکل کا عقیدہ مانیں۔

(۲) عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں میں ان کے بیچ میں ہوں (انجیل متی باب:۱۸/آیت:۲۰)

تو بریلوی حضرات نے سوچا کہ ہم کیوں پیچھے رہیں، انہوں نے عقیدہ حاضر و ناظر کو جنم دیا۔عیسائیوں کے مقابلے میں اس عقیدہ کو کھڑا کیا کہ تم اپنے نبی کے لئے اگر وہاں موجود ہونا مانتے ہو تو ہم اپنے نبی کے لئے تسلیم کرتے ہیں کہ وہ ہر جگہ موجود ہیں۔

پھر ان اندھوں کو اتنا نہ نظر آیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہر جگہ موجود ہونے کو بے دینی

قرار دے رہے ہیں جیسا کہ مفتی احمد یار نعیمی صاحب نے ''جاء الحق'' میں لکھا ہے۔

(۳) عیسائیوں نے نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا یعنی اس کا جز قرار دیا۔ بریلویوں نے سوچا کہ وہ اپنے نبی کی اتنی شان بڑھائیں اور ہم خاموش رہیں۔ انہوں نے بشریت کا انکار کر کے نور من نور اللہ کا عقیدہ گھڑا جس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا نور بلاشبہ اللہ عز و جل کے نور ذاتی یعنی عین ذات الٰہی سے پیدا ہوا ہے۔ (مسئلہ نور ونفی ظل از اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۱۱۶ بزم رضا)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''حضور پُر نورِ عالم ﷺ بلاشبہ اللہ عز و جل کے نورِ ذاتی سے پیدا ہیں۔ (ص:۹۷، ایضاً)

(۴) عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ہم پر خدا نے ان (حکمت کی باتوں وغیرہا) کو روح علیہ السلام کے وسیلے سے ظاہر کیا کیونکہ روح سب باتیں بلکہ خدا کی تہہ (راز) کی باتیں بھی دریافت کر لیتی ہے۔ (انجیل متی باب:۲/آیت:۱۰)

تو بریلوی حضرات نے اس کے مقابلے میں ایک بات علم غیب کی نکالی یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

القصہ ان لوگوں نے عیسائیوں کا پورا مقابلہ کیا، جہاں انہوں نے کوئی عقیدہ گھڑا، وہاں انہوں نے بھی اس سے ملتے جلتے نام کے ساتھ وہی یا اس سے بھی بڑھ کر عقیدہ گھڑ لیا۔ اعاذنا اللہ من ضلالتھم۔

۱۔ اس مسئلہ علم غیب میں بریلوی بری طرح پریشان ہیں:

ادھر سے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ

(۱) عطاء الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع (خالص الاعتقاد بحوالہ انوار رضا ص:۱۹)

(۲) اور تقریباً یہی کچھ لکھا ہے (الدولۃ المکیہ میں ص:۸۰، مکتبہ آرام باغ)

(۳) مولوی نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں:

ہمارے مخالفین بھی بعض غیوب کا اقرار کر رہے ہیں اور ہم بھی بعض غیوب ہی کا اثبات کر رہے ہیں۔ (حیات صدر الافاضل ص:۷۸)

(۴) مولوی غلام دستگیر قصوری صاحب لکھتے ہیں:

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) باعلام الٰہی بعض غیب جانتے۔ (تقدیس الوکیل ص:۱۹۴)

(۵) بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں: اگر کہو کہ کل علم غیب کی نفی ہے تو ہمارے بھی خلاف نہیں کیونکہ ہم بھی بعض ہی مانتے ہیں۔ (مواعظ نعیمیہ ص:۲۶۳، اسلامیہ)

ادھر عالم الغیب بھی سمجھتے ہیں، کتنی بڑی بے وقوفی وحماقت ہے کہ بعض علم مان کر علم غیب ثابت کر سکتے ہیں، بعض علم کو علم غیب کہنا کیسے درست ہے؟

۲۔ اُدھر سے یہ بھی کہتے ہیں کہ علم ذاتی اللہ جل جلالہٗ سے خاص ہے اس کے غیر کے لئے محال ہے جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ سے کم تر سے کم تر غیر خدا کے لئے مانے، وہ یقیناً کافر ومشرک ہوگیا اور ہلاک وبرباد ہوا۔ (الدولۃ المکیہ ص:۱۶ آرام باغ)

اور یہ بھی کہیں کہ: علم جب کہ مطلق ہو خصوصاً غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔ (ملفوظات حصہ سوم ص ۳۱۷، مشتاق بک)

اس بات سے معلوم ہوا کہ علم غیب، عالم الغیب، وغیرہ الفاظ کا استعمال صرف اس ذات کے لئے ہوسکتا ہے جو ذاتی طور پر غیب جانتی ہو اور وہ صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کی پاک ذات ہے۔ لیکن یہ نادان اِدھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

نبی اللہ کی نظر پیدائشی علم غیب پر ہوتی ہے۔ (مقیاس حنفیت ص:۳۲۱)

۲۔　بیمار بریلویوں کے ناتجربہ کار حکیم مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

انبیاء پیدائش کے وقت ہی عارف باللہ ہوتے ہیں اور علم غیب رکھتے ہیں۔ (مواعظ نعیمیہ ص:۱۹۳/ اسلامیہ)

۳۔　مولوی عبدالحامد بدایونی لکھتے ہیں: محدثین و متقدمین علماء کرام کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم الغیب تھے۔ (تصحیح العقائد ص:۴۹)

اب آپ بتلائیں کہ کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ذاتی تھا کیونکہ بقول اعلیٰ حضرت علم جب کہ مطلق ہو خصوصاً غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔

کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب، عالم غیب کہنا یا یہ کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب رکھتے تھے، اس سے مراد ذاتی نہ ہوگا تو پھر اور کیا ہوگا؟

اور اس پر فتویٰ بھی اعلیٰ حضرت نے لگا دیا کہ:

یہ یقیناً حق ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے، یقیناً کافر ہے۔ (ملفوظات حصہ سوئم ص:۳۱۷)

تو فتویٰ کفر گھر ہی میں کام آ گیا۔ زیادہ دور جانے کی ضرورت نہ پڑی۔

۴۔　اِدھر اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

وہ (صفت) جو غیر مسلم کے لئے ہو سکتی ہے، مسلم کیلئے کمال نہیں۔ (ملفوظات حصہ چہارم ص:۳۷۸، مشتاق بک کارنر)

اور اُدھر اہل بدعت کا عقیدہ ہے:

رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا۔ (نور العرفان ص:۷۵۱، نعیمی)

تو جناب جب یہ صفت شیطان کو حاصل مانتے ہو تو پھر اس کو کمال تو نہیں کہا جا سکتا۔ جب یہ صفت کمال ہو ہی نہیں سکتی تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس کو ماننے کی

ضرورت ہی تمہیں کیا ہے؟

اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ کوئی کمال وشرف نہیں جس کو تم نبی پاک ﷺ کے لئے مانتے ہو۔ بلکہ اُمت کو لڑانے اور اُمت میں فساد برپا کرنے کے لئے یہ سب کچھ تم نے گھڑ رکھا ہے۔

۴۔ ادھر مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

جو علم عطاء ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا، غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ (جاء الحق ص: ۹۷/نعیمی)

اور ادھر نبی پاک ﷺ کے لئے یہ لوگ عطائی طور پر غیب بھی مانتے ہیں۔ جناب من جب تمہارے نزدیک عطا ہونے کے بعد غیب رہا ہی نہیں تو نبی پاک ﷺ کو عالم الغیب وغیرہ کہنا درست نہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ بریلوی نبی پاک ﷺ کے لئے ذاتی علم مانتے ہیں، کیونکہ غیب تو صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔

۵۔ ادھر سے یہ بھی کہتے ہیں: مغیبات کا مطلق علم تفصیلی بعطائے الٰہی ضرور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے ثابت ہے۔ (احکام شریعت ص: ۲۵۵ حصہ سوئم)

شرق وغرب وسماء ارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ (انباء المصطفیٰ)

اور اس طرح کے بڑے لمبے چوڑے دعوے اہل بدعت کرتے نظر آتے ہیں کہ ہر چیز مثل ہتھیلی پیش نظر ہے۔ پوری کائنات کو ملاحظہ فرما رہے ہیں وغیرہ......

اور اُدھر سے یہ بھی کہہ دیتے ہیں:

جبرئیل کل کس وقت حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے دن انتظار رہا مگر وعدہ میں دیر ہوگئی، جبرئیل علیہ السلام حاضر نہ ہوئے۔ سرکار ﷺ باہر تشریف لائے ملاحظہ فرمایا

کہ جبرئیل علیہ السلام درِ دولت پر حاضر ہیں، فرمایا کیوں، عرض کیا انا لاندخل بیتاً فیہ کلب او تصاویر رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا، پلنگ کے نیچے ایک کتے کا پلا نکلا اسے نکالا تو حاضر ہوئے۔ (ملفوظات حصہ سوئم ص: ۳۵۴، مشتاق)

معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ورنہ جبرئیل علیہ السلام کے باہر ہونے کا ضرور پتہ چلتا۔

۲۔ ان کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پلنگ کے نیچے کا علم نہیں ورنہ کتے کے پلے کو اتنا تلاش کی ضرورت نہ تھی۔

۳۔ علامہ سعیدی صاحب اس اشکال کا جواب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر نجاست رکھ دی گئی تو کس طرح بدستور نماز پڑھتے رہے......؟ لکھتے ہیں کہ صحیح جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ علم نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر کیا رکھا گیا ہے۔ (شرح مسلم ج:۵/ ص:۵۶۴ کتاب الجہاد) معلوم ہوا کہ رضا خانیوں کے حضرات کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنی پشت کے پیچھے کا پتہ نہیں۔

۴۔ سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کاملین کو متشابہات کا تفصیلی علم نہ ہو تو اجمالی علم ضرور ہوگا۔ (شرح مسلم ج:۷/ص ۴۰۱)

۵۔ سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

تقدیر اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ علم کسی عالم کو نہیں دیا۔ کسی نبی مرسل کو نہ کسی مقرب فرشتے کو۔ (شرح مسلم ج:۷/ص ۲۷۳)

معلوم ہوا کہ اہل بدعت کے نزدیک تقدیر کا علم بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں ہے۔

۶۔ سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

آپ کو تمام حقائق غیب کا علم نہیں۔ (شرح مسلم ج:۷/ص ۸۵ حاشیہ)

۷۔ مفتی اقتدار احمد نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

ہم نے اپنے نبی کریم کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ ان کے لائق ہے۔ ان دونوں باتوں کے تحت مفسرین فرماتے ہیں آقائے کائنات ﷺ نہ شعر بنا سکتے اور نہ ہی کسی کا شعر ادا فرما سکتے تھے۔ (تنقیدات علی مطبوعات ص:۲۳)

۸۔ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ قادیانی ملعون کا رَدّ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اور یہ جو لکھا ہے (قادیانی نے کہ) قیامت سات ہزار سال سے پہلے نہیں آسکتی، میں کہتا ہوں کہ یہ سات ہزار سال کی تحدید جو آپ نے لگادی ہے یہ منافی ہے لا یجلیھا لو قتھا الا ھو کے اور ان احادیث کے جن میں آنحضرت ﷺ نے لاعلمی بیان فرمائی۔ (شمس الہدایہ ص:۶۶)

۹۔ نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

جو اقلیم الاسلام میں لکھا ہے کہ خواص کو علم روح حاصل ہوتا ہے مگر نا اہل پر منکشف نہیں ہوتا کہ موجب فتنہ وفساد نہ ہو اور سرورِ عالم ﷺ نے بھی اس لئے اس کا بیان نہ فرمایا کہ افشاء اس راز کا کس و ناکس پر باعث فتنہ وفساد ہے اور بعض صوفیاء سے منقول ہے کہ جو روح کو نہیں جانتا، اپنے تئیں نہیں جانتا اور جو اپنے تئیں نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کو نہیں جانتا اور علم اس کا بعض اولیاء اصفیاء و حکماء وعلماء پر ظاہر ہوتا ہے مگر اتباعاً لخیر الانام علیہ السلام زبان پر نہیں لاتے۔ مراد اس سے علم بالوجہ یا علم بوجہ ہے، علم بالکنہ روح کا کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ (الکلام الاوضح ص:۱۷۱)

معلوم ہو گیا کہ نقی علی خان صاحب کے نزدیک روح کی حقیقت کا علم نبی ﷺ کو بھی نہیں دیا گیا۔

القصہ اتنی باتوں کا علم اور ان سے زائد اور بھی کئی باتیں ہیں جن کا علم نہیں مانتے

لیکن پھر بھی عالم الغیب کہتے ہو۔

ادھر سے کہتے ہیں کہ کوئی ذرہ بھی آپ ﷺ کے علم سے باہر نہیں اور ادھر یہ سب باتیں بھی مانتے ہو۔ تو جب اتنی باتیں آپ ﷺ کے علوم سے خارج مانی جائیں تو پھر عالم الغیب اور علم غیب کیسے کہا جا سکتا ہے۔

یہ تمہیدی طور پر ہم نے بریلوی عقیدے کے بطلان پر چند باتیں عرض کی ہیں۔ ہم اہلسنت والجماعت علماء دیوبند اس بات کے قائل ہیں کہ نبی پاک ﷺ کو جو علوم و معارف عطا کئے گئے ہیں وہ مجموعی لحاظ سے کسی دوسرے رسول و نبی کو عطا نہیں کئے گئے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد کمال علمی میں رسول اللہ ﷺ ہی کا درجہ ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

قرآن و سنت و اقوال سلف صالحین اس بات پر ہمارے موید ہیں اور ہمارے اکابر و اسلاف رحمہم اللہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ سے زیادہ علوم و معارف کسی کو بھی عطا نہیں کئے گئے چاہے وہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل۔

ساری خلقت کا علم اکٹھا کر بھی لیا جائے تو آپ ﷺ کے علم کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہمارا اعتقاد ہے کہ نبی پاک ﷺ کے علم شریف کا نام علم غیب نہیں، کیونکہ آپ پیچھے ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ علم غیب، عالم الغیب وغیرہ جیسے الفاظ اس ذات کیلئے استعمال ہو سکتے ہیں جس کا علم ذاتی ہو اور وہ فقط اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات گرامی ہی ہے۔ پھر آپ ﷺ کے علوم کا نام اخبار غیب، یعنی غیب کی خبریں یا غیب کی باتیں یا غیب کی اطلاعات وغیرہ ہو سکتا ہے، علم غیب یا عالم الغیب نہیں ہو سکتا۔

(جاری ہے)

آپئے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائیں!

ہمارے ایک محسن شمس ملک صاحب جن کا کسی بیماری کی وجہ سے الحمد للہ کامیاب آپریشن ہوا ہے، اللہ رب العزت جلد از جلد ان کو صحت کاملہ مستمرہ نصیب فرمائے (آمین)

اندازِ عشق......؟

ایم۔ایف۔طارق

ادھر یہ رنگیلے پیران پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے عشق کے دعوے دار ہیں، دوسری جانب ان کی شان میں گھناؤنی گستاخیاں کر کے بھی اس پر بدعتی عشق کا جھوٹا لیبل چڑھا دیتے ہیں۔ دیکھئے! بریلوی حضرات نے پیران پیر حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی کیا ڈیوٹی لگا رکھی ہے؟

لکھتے ہیں کہ حضور پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہو اور میرے مرید کا ستر کھل جائے تو میں وہیں سے ہاتھ بڑھا کر اس کا ستر ڈھانک دوں۔ (باغِ فردوس ص:۲۸)

تبصرہ:......معزز قارئین کرام! آپ دیکھ رہے ہیں انہوں نے شیخ کی کیا ڈیوٹی لگائی ہے؟ کیا یہی عشق و محبت ہے کہ انہوں نے دستگیری صرف ستر ڈھانپ کر ہی کرنی تھی۔ ان کی شانِ اقدس میں غلیظ گستاخی کر کے بھی عشق کا جھوٹا رنگ چڑھاتے ہیں۔

ایک اور رنگ:

لکھتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم دستگیر کو جب پکارو، مدد فرماتے ہیں، جو مانگو عطا کرتے ہیں۔ اور واقعہ لکھا کہ ایک قافلہ دو ماہ کی مسافت پہ تھا، ان کا بیڑا ڈوبنے لگا تو انہوں نے حضرت غوثِ اعظمؒ کو پکارا تو حضرت نے دو ماہ کی مسافت پر بیٹھ کر ہاتھ بڑھایا اور بیڑا کنارے لگا دیا۔ یہاں تک کہ حضرت کے ہاتھ سے پانی ٹپکنے لگا۔ (ملخص از حاشیہ باغِ فردوس ص:۲۵)

تبصرہ: ......صرف اتنا ہی بندہ عرض کرتا ہے کہ آج یہ سینکڑوں چادریں پکڑے، گلیوں میں، چوراہوں میں، بازاروں میں، لوگوں سے گیارہویں، چالیسویں، عرس اور میلاد کے نام پر مانگتے پھرتے نظر آتے ہیں، ان کو خدا کا خوف کرنا چاہیئے، شرم وحیا کے ناخن لیں (اگر ہوں) اور پیالے میں پانی لے کر ڈوب مرنا چاہیئے کہ گھر بیٹھے صرف غوثِ اعظم سے ہی کیوں نہیں مانگ لیتے؟ در بدر کیوں ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں؟

ایک اور رنگ:

ان کا ایک بدعتی سرگودھا کی سرزمین پر بیان کرتے ہوئے صحابہؓ کے معیارِ حق ہونے کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو پہلے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مانے وہ خارجی یا رافضی ہے (معاذ اللہ) کیسٹ موجود ہے) اتنے گندے عقائد رکھنے والے یہ لوگ نامعلوم کہاں سے آگئے، نامعلوم ایسے گستاخوں کو زمین کیسے برداشت کر لیتی ہے، میں زیادہ گفتگو نہیں کرتا، صرف چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

☆ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

افضل بعد پیغامبران صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ سبحانہ وتعالیٰ علیہم اجمعین حضرت صدیق است رضی اللہ تعالیٰ عنہ...... بعد از فاروق رضی اللہ عنہ[مکتوب ربانی دفتر سوئم معرفۃ الحقائق ج:۲ ص ۴۷]

ترجمہ:......تمام انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام انسانوں سے افضل بشر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تبصرہ: ......اس سے ایک تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ ثابت ہوا، دوسرا انبیاء کی بشریت بھی ثابت ہوگئی۔ اب اگر کوئی انبیاء کی بشریت کا انکار کرے تو اس کے منہ پر اپنے ہاتھوں طمانچہ پڑتا ہے کیونکہ حضرتؒ فرمارہے ہیں کہ انبیاء کے بعد افضل البشر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

مزید آگے فرماتے ہیں:

اگر فرض کنیم کہ تعصب و عناد ترک نکردہ باشدا گر در تقدیم و تفضیل حضرات شیخین متوقف است طریق اہلسنت را رافض است

خطبہ عید کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اگر شیخین کا نام نہیں لیتا ان کی فضیلت میں دل میں کوئی تعصب ہے تو یہ بندہ رافضی ہے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

تبصرہ: ......معزز قارئین کرام! اب آپ خود فیصلہ کریں جو جاہل اپنی گندی زبان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پہلے تسلیم کرنے والوں کو رافضی یا خارجی کہیئے وہ خود شیخ کے فیصلہ کے مطابق رافضی ہے یا نہیں......؟ اس کا اہلسنت والجماعت سے کوئی تعلق نہیں، وہ لعنتی رافضی ہے۔

ایک اور رنگ:

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے بارے میں مکتوب شریف میں درج ہے کہ جس وقت اکبر نے دینِ الٰہی بنایا اور سب کو اپنے سامنے جھکانا چاہا تو جس وقت حضرت مجدد رحمہ اللہ کے سر کو دبایا گیا تو ناک سے خون تو بہہ نکلا مگر پھر بھی سر نہیں جھکایا اور سینہ تان کر یہ کہا:

ایک ہے کعبہ میرا اور ایک ہی مسجود ہے
ہر جگہ موزوں نہیں سر جھکانے کے لئے

تبصرہ: ......معزز قارئین کرام! آپ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے عقیدہ کو بھی دیکھا اور ان لوگوں کو بھی دیکھیں جو درباروں کو قبروں کو پوجتے، چاٹتے اور سجدے کرتے نظر آتے ہیں۔ کیا ان کا شیخ کی تعظیم سے کوئی دور کا واسطہ بھی ہے......؟

لاثانی سرکار کون......؟

ازرشحات قلم: حافظ محمد شفیق، شاہدرہ، لاہور

آپ حضرات کے سامنے بریلوی مسلک کی ایک ایسی جماعت کے عقائد پیش کیئے جارہے ہیں جو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو بڑا نیک، صالح، ولی کامل اور قطب ظاہر کرتے ہیں۔ اس جماعت کا نام ''لاثانی سرکار'' ہے۔ اس جماعت کا بانی مسعود احمد صدیقی ہے۔ اس کی پیدائش ۱۹۶۰ء میں خانیوال شہر میں ہوئی، اس جماعت کا مرکزی دفتر فیصل آباد ۳۹/۴ غلام رسول نگر ہے۔ یہ جماعت بریلوی مسلک کی ترجمانی کے طور پر تمام دنیا میں انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے، جسے یہ لوگ ''لاثانی انقلاب'' کا نام دیتے ہیں۔ اس انقلاب کے پس پردہ ان کے عقائد اور عزائم کیا ہیں؟ اس جماعت کی سرپرستی کون کر رہا ہے؟ آیئے ملاحظہ کیجئے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ یہ جماعت اپنے پیشوا فاضل بریلوی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صرف انگریز (امریکہ) کو خوش کر رہی ہے۔ جس کی واضح مثال ماہنامہ لاثانی انٹرنیشنل ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تفصیل عنقریب پیش کی جائے گی۔ عقائد کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

چند مہینے پہلے میرے دوست ان کی ایک کتاب ''نوری کرنیں'' لے کر آئے، جب میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو میری روح تک کانپ گئی۔ ان لوگوں کا اس کتاب ''نوری کرنیں'' کے بارے میں کہنا ہے کہ یہ کتاب طالبین حق کے لئے ایک بہترین کتاب ہے (ص:۳۹۹) صوفی مسعود احمد صدیقی کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور اس کتاب یعنی ''نوری کرنیں'' کو بڑھانے کے لئے جو جھوٹے واقعے لکھے گئے ہیں نمونے کے طور پر

صرف ایک واقعہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

''ٹاؤن شپ لاہور سے محمد راشد نامی ایک آدمی اپنا واقعہ بیان کرتا ہے کہ کچھ دن پہلے میرے ایک عزیز نے مجھے ''نوری کرنیں'' کتاب دی۔ میں نے کتاب گھر میں لا کر رکھ دی، کچھ دنوں کے بعد میں نے سوچا کہ پڑھ کر تو دیکھوں کہ کیا لکھا ہوا ہے، میں نے تقریباً آدھا گھنٹہ کتاب کا مطالعہ کیا اور پھر سو گیا، صبح فجر کا وقت ہوا تو مجھے خواب آیا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ خوشیاں منا رہے ہیں اور ہر طرف ایک شور بر پا ہے کہ حضور ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں، میں بھی دوڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور ساتھ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ وہ بھی تشریف فرما تھے، راشد صاحب بتاتے ہیں کہ میرے اس رشتہ دار نے مجھے بتایا کہ اسے ساری عمر کبھی ایسی زیارت نہ ہوئی لیکن کتاب ''نوری کرنیں'' پڑھنے کی وجہ سے مجھ پر یہ کرم ہو گیا۔ واضح ہو کہ کتاب ''نوری کرنیں'' شائع کرنے کا حکم بھی حضرت سیدنا محمد ﷺ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھا اور عقیدت و محبت سے کتاب پڑھنے پر انہیں کی جانب سے کرم ہوا۔''
(ص:۳۹۹)

قارئین کرام! ملاحظہ کیجئے ایک طرف بیان کیا جا رہا ہے کہ کتاب پڑھی اور پھر خواب دیکھا یعنی خواب دیکھنے سے پہلے کتاب چھپ چکی تھی اور ساتھ ہی جھوٹ بولا کہ نبی علیہ السلام اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کتاب شائع کرنے کا حکم دیا۔ کتاب تو خواب دیکھنے سے پہلے کب کی چھپ چکی تھی۔ کاش! جھوٹ بولنے سے پہلے سوچ لیتے۔

یہ لوگ ہر سال سالانہ محفل کرتے ہیں جسے جشن ولادت لا ثانی سرکار بھی کہا جاتا ہے، اس محفل کو منانے کی وجہ اس کتاب میں یہ لکھی ہے کہ ولی اللہ کا کوئی عمل بھی رضائے الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا۔ ۱۹۹۱ء میں میرے مرشد اکمل حضرت صدیقی لا ثانی سرکار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا لوگ ہر سال سالگرہ برتھ ڈے مناتے ہیں، تم ان کی مخالفت کرتے ہوئے ہر سال جولائی کی پہلی جمعرات کو جشن ولادت کے نام سے سالانہ محفل ذکر و

نعت کا انعقاد کرو۔ یہ جشن ولادت تمہاری پوری زندگی میں نہایت شان وشوکت اور باوقار انداز میں منایا جانا چاہئے اور تمہارے پردہ کرجانے کے بعد اسی محفل پاک کو عرس مبارک کا نام دے دیا جائے یعنی یہ آپ کا عرس مبارک ہوگا (ص:۱۶۹) (نعوذ باللہ استغفر اللّٰہ)۔ یہ کتنا بڑا اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس پر بہتان عظیم ہے جو مسعود احمد صدیقی نے اللہ تعالیٰ پر باندھا ہے کہ جو حکم اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں دیا، یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسکا حکم دے دیا کہ تم اپنا جشن ولادت مناؤ اور عرس مناؤ۔ حدیث پاک میں تو آتا ہے کہ قبروں پر میلہ لگانا اور کسی قسم کی مجلس لگانا اور عرس کی محفلیں کرنا جائز نہیں۔ مثلاً حدیث مبارکہ میں ہے حدیث نمبر ا...... کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنا وہ فرمارہے تھے کہ لوگو! میری قبر پر میلہ نہ لگانا اور مجھ پر درود پڑھنا تم جہاں کہیں بھی مجھ پر درود پڑھو وہ مجھ پر پہنچادیا جاتا ہے (نسائی) خلاصۂ حدیث: اس حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صاف طور سے اپنی قبر پر میلہ لگانے سے منع فرمادیا اور درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ روضۂ شریف پر درود شریف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود سنتے ہیں اور دور سے پہنچادیا جاتا ہے۔ حدیث نمبر۲...... حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبروں پر مجالس مت لگاؤ اور نہ ان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو۔ (مسلم شریف) خلاصۂ حدیث: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں پر کسی قسم کی مجلس لگانا اور عرس کی محفلیں کرنا جائز نہیں۔ حدیثوں سے تو ثابت ہوا کہ قبروں پر میلہ لگانا، مجلس لگانا اور عرس کی محفلیں کرنا جائز نہیں۔ لیکن مسعود احمد صدیقی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ ایک بات کا فیصلہ آپ خود کریں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تو اپنا جشن ولادت منانے کی اور عرس کرنے کا حکم کہیں نہیں دیا، جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ تو کیا (نعوذ باللہ استغفر اللّٰہ)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس مسعود احمد صدیقی کا درجہ بڑھ گیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا کہ تم اپنا جشن ولادت اور عرس مناؤ؟ فیصلہ آپ کریں...... یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر بہتان عظیم ہے اور کچھ نہیں۔

درویش کی اپنی مرضی اورارادہ ہوتا ہےتوانتقال کرتا ہے،جب درویش توفیق الٰہی سے مرتبہ قطبیت وغوثیت پرفائز ہوتا ہےتوتمام معاملات اس کےحضورپیش ہوناشروع ہو جاتے ہیں اوراسے ہرطرف کی خبریں ہوجاتی ہیں اورغوث کا کام دادرسی کرنا ہے جہاں چاہےتصرف کرسکتا ہے۔(ص:۴۴۶)۔

(۱۱) در مرشد اساں پچھان لیا اس دَر نوں کعبہ جان لیا
جس در تو ساڈا حج ہووے او دَر کنا لاثانی اے
میں وانگ بلال دے پیارکراں آقاتوں جان نثارکراں
لوکی آکھن کملی آقا دی ایہو ناں میرا لاثانی اے
(ص:۲۲)

(۱۲) انسانی مخلوق کی طرح فرشتے بھی فقیر کی زیارت کوآتے ہیں۔(ص:۴۴۸)۔

(۱۳) لاثانی آقا کی ہم پہ نظر ہوگئی
زندگانی جو رشک قمر ہوگئی
مشکلوں میں لاثانی پکارا جو میں نے
ہر دعا ہی میری پُراثر ہوگئی (ص:۵۵)

(۱۴) افتخاراحمد بیان کرتا ہے کہ میں ہرجمعے کواپنے گھرمحفل ذکرکرواتا ہوں۔ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ محفل کے بعد لنگر دینے کے پیسے نہیں تھے،اسی پریشانی میں میری آنکھ لگ گئی۔خواب میں میرے پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکارنے اپنی زیارت سے نوازا اورارشادفرمایا جب تم دوسری منزل سے گرے تھےاورہمیں پکاراتو کیا ہم نے تمہاری مدد نہیں کی؟ آج بھی جومانگو گے ملے گا۔یہ فرماتے ہوئے میرے مرشد نے ۵۰۰ (پانچ صد) کا نوٹ اپنی جیب مبارک سے نکالا اورمجھے عنایت کرتے ہوئے فرمایا یہ لو یہ ہماری طرف سے لنگرمیں حصہ شامل کرلینا۔(ص:۲۹۳)۔

محترم قارئین! ہم حیران ہیں کہ ایک طرف اہل بدعت دعویٰ کرتے ہیں کہ

لاثانی سرکار کے اختیار میں سب کچھ ہے، اور جب بھی اسے مشکل میں پکارا جائے تو وہ مدد کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس واقعے میں افتخار احمد نے مسعود لاثانی سے مدد کیوں نہ مانگی اور ہم کہتے ہیں کہ خواب میں تو شیطان بھی آسکتا ہے، جس مرضی شکل میں شیطان آنا چاہے، وہ آجاتا ہے سوائے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں آنے کے۔ مگر تم یہ بتاؤ کہ صوفی مسعود بیداری میں کیوں نہیں آتا اور پیسے دیئے بھی تو خواب میں جو جاگتے ہی غائب ہو گئے۔ افسوس! ایک طرف تو یہ دعویٰ کہ جس شکل میں پکارو، لاثانی سنتا ہے اور دوسری طرف حالت یہ ہے کہ اس لاثانی سرکار کا اگر پیشاب بند ہو جائے تو ساری دنیا زور لگالے لاثانی پیشاب بھی نہیں کرسکتا۔

(۱۵) تمام روئے زمین فقیر کے قدموں کے نیچے ہوتی ہے اس کو پیروں کے نیچے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ (ص: ۴۴۸)

قارئین کرام اگر تمام روئے زمین لاثانی سرکار کے قبضے میں ہے تو سوال یہ ہے کہ اپنے مریدوں سے روزانہ کی بنیاد پر چندہ کیوں لیتا ہے؟ اس کتاب میں ایسے بے شمار من گھڑت واقعات موجود ہیں جو گمراہی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ذرا سوچیں جس انسان کے ایسے گمراہ کن عقائد نظریات ہوں، ایسے شخص کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگان دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین لوگوں کو وصیت کریں کہ تم اس انسان کے ہاتھ پر بیعت کرو، ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگان دین پر بہتان عظیم ہے۔ بلکہ قرآن وحدیث اور بزرگان دین کی تصریحات کی روشنی میں یہ شخص سخت سے سخت سزا کا حقدار ہے۔ لہٰذا لوگوں سے گزارش ہے کہ اس شخص کا بائیکاٹ کریں جن لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ اس کی بیعت کو توڑ کر سچی توبہ کریں اور کسی سچے اللہ والے کو تلاش کریں جس کے عقائد ونظریات قرآن اور حدیث کے مطابق ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پورے عالم انسانیت کو ہدایت کامل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

﴿قسط سوئم﴾

مدد صرف اللہ ہی سے کیوں......؟

مناظر اہل السنۃ مولانا رب نواز حنفی، کراچی

شبیر:...... چلو یہ بات تو آپ کی سمجھ میں آ گئی کہ بیوی، بچوں اور دوستوں سے دنیا کے کاموں میں مدد مانگنا اسباب کے طور پر ہے لیکن یہ بات سمجھا دیں کہ بیماری کی صورت میں آپ ڈاکٹر سے علاج کروانے کیوں جاتے ہیں؟ پھر تو یہ ڈاکٹر سے علاج کروانا بھی شرک ہوا؟

حذیفہ:...... بھائی! میں نے ابھی آپ کو یہ سمجھایا ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ نے اسباب کے ساتھ جوڑا ہے اب رہی ڈاکٹر کی بات تو کوئی بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ میں جہاں کہیں بھی ہوں اور جس حالت میں بھی ہوں ڈاکٹر میری پکار سنتا ہے اور میری سختی دور کرنے پر قادر ہے اور ڈاکٹر کے پاس جو علاج کروایا جاتا ہے تو علاج کروانے والے کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں ہوتا کہ ڈاکٹر میری تکلیف اور سختی دور کرنے کا اختیار رکھتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کو بعض لوگ اس عقیدہ کے ساتھ پکارتے ہیں کہ وہ ہماری ہر حالت کو جانتے ہیں اور ہماری تکلیف دور کرنے پر ہر طرح کا اختیار رکھتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ علاج کروانا تو ایک سنت عمل ہے، چنانچہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

ما انزل اللہ داءً الا انزل له شفاءً (بخاری جلد دوم/صفحہ ۸۴۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری بھی نازل نہیں کی جس کے لئے کوئی دوا پیدا نہ کی ہو۔

ایک جگہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

یا عباد اللہ تداووا فان لم یضع داء الا وضع له

شفاءً غیر داء واحد الھرم (مشکوٰۃ ص:۳۸۸)

ترجمہ:...... اے اللہ کے بندو! علاج کیا کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں فرمائی جس کے لئے شفاء پیدا نہ فرمائی ہو سوائے بڑھاپے کی بیماری کے۔

اب دیکھیں اگر علاج کروانا شرک ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کبھی علاج کروانے کا حکم نہ دیتے۔ چنانچہ کوئی شخص ڈاکٹر یا حکیم کے پاس علاج کروانے جا رہا ہے تو وہ سنت پر عمل پیرا ہو رہا ہے۔

اس کے علاوہ آپ دیکھیں کہ جب تک ڈاکٹر زندہ ہے تو ہر ایک اس سے علاج کرواتا ہے اپنی نبض دکھاتا ہے اس سے دوا لیتا ہے، لیکن فرض کریں کہ اگر ڈاکٹر کا انتقال ہو جائے تو کیا کوئی مریض ڈاکٹر کی قبر یا اس کے کلینک میں جا کر اس کو مدد کے لئے پکارے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ ہر ایک جانتا ہے کہ اب ڈاکٹر ہمارا نہ علاج کر سکتا ہے نہ ہی ہماری تکلیف دور کر سکتا ہے اور نہ ہماری فریاد سنتا ہے جب کہ بعض لوگ جو اولیاء اللہ کو ان کی زندگی یا انتقال کے بعد پکارتے ہیں تو ان کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ وہ حضرات ان کی فریاد سنتے ہیں اور ان کی مشکلات حل کرتے ہیں۔

شبیر:...... بھائی حذیفہ! ماشاء اللہ! آپ نے میرے کئی اشکالات دور کئے ہیں، ایک اور سوال میرے ذہن میں ہے اگر اجازت ہو تو پوچھ سکتا ہوں؟

حذیفہ:...... جی ہاں! بالکل آپ خوشی سے پوچھیں میں ان شاء اللہ تعالیٰ پوری کوشش کروں گا کہ آپ کے سوال کا جواب دوں۔

مشرکین عرب بتوں کو نہیں بلکہ اولیاء اللہ کو پکارتے تھے:

شبیر:...... بھائی! اشکال یہ ہے کہ مشرکین عرب محض بتوں اور پتھر کی بے جان مورتیوں کی عبادت کرتے اور مشکل کے وقت انہی بتوں اور بے جان مورتیوں کو پکارتے تھے، جب کہ

ہم اللہ تعالیٰ کے نبیوں، ولیوں اور اماموں کو مدد کے لئے پکارتے ہیں تو یہ شرک کیسے ہوا؟ تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ انبیاء اور اولیاء کو پکارنا مشرکین عرب کا فعل تھا؟

حذیفہ:...... بھائی شبیر! یہ آپ نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے۔ اسی نقطہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے سینکڑوں افراد شرک کی دلدل میں پھنسے ہیں، کیونکہ آج تک کئی لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکے کہ مشرکین عرب بتوں کو نہیں بلکہ اللہ کے برگزیدہ بندوں کو پکارتے تھے۔ دنیا میں کبھی کوئی مشرک ایسا نہیں گزرا جس نے محض لکڑی، پتھر یا اینٹ کی بے جان مورتی کو الٰہ بنایا ہو اور پتھر یا بتوں کو مشکل وقت پکارا ہو۔

شبیر:...... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا مشرکین عرب مشکلات میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کو پکارتے تھے؟

حذیفہ:...... جی ہاں! جب بھی کبھی مشرکین نے تصویر یا مجسمہ بنایا ہے تو وہ بزرگوں، پیغمبروں اور نیک بندوں کے نام اور شکل پر بنایا ہے۔ جس قوم کو بھی اپنے زمانے کے نیک بندوں مثلاً نبی، ولی کے ساتھ عشق ہوتا تھا تو اس کے مرنے کے بعد اس نیک بندے کی شکل وصورت کو لکڑی یا پتھر پر بنا لیتے تھے، اور عقیدہ یہ رکھ لیتے تھے کہ جب ہم ان کے سامنے اپنی حاجات اور مشکلات کو پیش کرتے ہیں تو جن نبیوں یا ولیوں کے نام پر یہ لکڑی یا پتھر کے بت ہیں، یہ خدا کے حضور سفارش کروا کر ہمارا کام کروا لیتے ہیں۔

بالکل اسی طرح آج کے دور میں بھی نادان لوگ قبروں اور محرم کے تعزیوں اور نیک بندوں کی تصویروں کے سامنے جھکتے اور ان کے سامنے اپنی حاجات اور مشکلات کو پیش کر کے یہ خیال کرتے ہیں کہ جن نیک بندوں کے نام پر یہ تعزیہ، قبریں اور تصاویر ہیں یہ ہماری مشکلات دور کر سکتے ہیں۔

تو بھائی شبیر! میں نے آپ کے سامنے جو یہ بات کہی کہ مشرکین عرب درحقیقت بتوں کو نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو پکارتے تھے ان بزرگوں کی شکل وصورت پر جو

بت یا مورتی بنائی جاتی تھی وہ توجہ اور قبلے کے طور پر سامنے رکھی جاتی تھی۔ درحقیقت اس بت سے مانگنا مقصود نہیں ہوتا تھا بلکہ نیت یہ ہوتی کہ ہم ان بزرگوں کی شکل وصورت پر بننے والی مورتی کی تعظیم کریں گے تو وہ بزرگ خوش ہو کر ہماری مشکلات اور تکالیف دور کریں گے۔

شبیر:...... بھائی حذیفہ! یہ بات آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں یا آپ کے پاس کوئی دلیل بھی ہے؟

حذیفہ:......جی ہاں! میرے پاس باقاعدہ اس کو ثابت کرنے کے لئے دلائل موجود ہیں کہ مشرکین عرب کا مقصود بت نہیں بلکہ جن کی شکل وصورت پر یہ مورتی بنائی گئی تھی وہ بزرگ مقصود تھے چنانچہ یہ دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳۰ صفحہ ۱۴۳ پر صاحب تفسیر کبیر لکھتے ہیں:

انہ کان یموت اقوام صالحون فکانوا یتخذون تماثیل علی صورھم ویشتغلون بتعظیمھا و غرضھم تعظیم اولئك الا قوام الذین ماتوا حتی یکونوا شفاعین لھم عنداللہ وہ المراد من قولھم۔

(ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی)

ترجمہ:......نیک (بزرگ، اولیاء اللہ) لوگ مرجاتے تو لوگ ان کی شکل وصورت پر مورتیاں گھڑ لیتے اور ان کی تعظیم میں لگ جاتے اور اس سے ان کی غرض ان وفات پانے والے بزرگوں کی تعظیم ہوتی تاکہ وہ بزرگ عنداللہ ان کے سفارشی ہوں۔ ان کے اس قول (ما نعبدھم الا ......) سے ان کی یہی مراد ہے۔

اسی طرح محدث وفقیہ متکلم اسلام سید شریف علی بن محمد الجرجانی المتوفی ۸۱۶ھ اپنی مایہ ناز کتاب شرح مواقف مطبوعہ لکھنؤ صفحہ نمبر ۸۰ پر تحریر فرماتے ہیں:

بل اتخذوھا علی انھا تماثیل الانبیاء اولزھاد او

الـمـلائـكة او الـكواكب و اشتغلوا تعظيمها على
وجه العبادة تَوَصُّلًا بها الى ماهو الـٰه حقيقيه۔

ترجمہ:...... بلکہ انہوں نے تو اس لئے بتوں کو الـٰـہ بنایا کہ وہ حضرات انبیاء یا تارک الدنیا عبادت گزاروں بندوں یا فرشتوں یا ستاروں کی مورتیاں ہیں اور وہ ان کی عبادت کے طور پر تعظیم کے انداز (اس لئے) مشغول ہو گئے تا کہ وہ اس سے الـٰہ حقیقی تک پہنچ سکیں۔

مایہ ناز مفسر و محقق علامہ آلوسی رحمہ اللہ اپنی مایہ ناز تفسیر روح المعانی جلد ۱۱/صفحہ ۸۸ پر سورہ یونس کی ایک آیت کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

كـمـا هـو الـمشهـور وضـعوها على صور رجال
صـالـحيـن ذوى خـطـر عـندهم زعموا انهم متى
اشتغلوا بعبادتهم فان اولئك الرجال ليشفعون لهم

ترجمہ:...... جیسا کہ مشہور ہے کہ انہوں (مشرکین) نے اپنے عالی مقام و ذی قدر صلحاء کی صورت میں ان بتوں کو بنا رکھا تھا۔ اور ان (مشرکین) کا خیال یہ تھا کہ جب وہ ان بتوں کی عبادت میں مشغول ہوں گے تو نیک بزرگ بندے (اولیاء اللہ بارگاہِ الٰہی میں) ان (مشرکین) کی سفارش کریں گے۔

تفسیر کبیر جلد ۱۷/صفحہ ۵۹ پر ويـعـبـدون مـن دون الله مالا يضرهم ولا ينفعهم کی تفسیر کرتے ہوئے۔ صاحب تفسیر کبیر تحریر فرماتے ہیں:

انهـم وضـعـوا هـذا الاصنام والاوثان على صور
انبيـاء هـم واكـابـرهـم وزعموا انهم متى اشتغلوا
بـعـبـادة هـذه التـمـاثيل فان اولـٰئك الاكابر تكون
شـفـعـاء لهم عندالله تعالىٰ و نظير في هذا الزمان
اشتغال كثير من الخلق بتعظيم قبور الاكابر اعتقاد

انهم اذا عظموا قبورهم فانهم يكونون شفاء لهم عندالله

ترجمہ:...... انہوں نے یہ بت اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی شکل وصورت پر بنا رکھے تھے اوران کا خیال یہ تھا کہ جب وہ ان مورتیوں کی عبادت میں مشغول ہوں گے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بزرگ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کریں گے اوراس کی مثال اس زمانے میں یہ ہے کہ بہت سے لوگ قبروں کی تعظیم میں مشغول ہوگئے ہیں۔ان کا اعتقاد ہے کہ جب وہ ان بزرگوں کی قبروں کی تعظیم کریں گے تو وہ قبروں والے بزرگ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی سفارش کریں گے۔

آپ نے دیکھا کہ میں نے کچھ معتبر کتابوں سے آپ کو یہ بتلایا ہے کہ مشرکین عرب کا مقصود لکڑی یا پتھر کی مورتی نہیں تھی بلکہ جس بزرگ کے نام اور شکل وصورت پر یہ مورتی بنائی جاتی تھی وہ بزرگ مقصود تھے۔

سُنّی کون......؟

اہل السنۃ والجماعت کا مطلب کیا ہے......؟ وہ جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقوں پر چلے۔

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنازوں کے بعد اجتماعی دعا مانگتے تھے؟

نہیں......

سچا سُنّی کون......؟

جو جنازے کے بعد اجتماعی دعا نہ مانگے!

﴿قسط اوّل﴾

جرم کا ثبوت حاضر ہے!

مفتی نجیب اللہ، کراچی

کئے اس عشق میں بھی لاکھوں ستم تم نے
اگر تم خشمگی ہوتے تو کیا کرتے

بریلوی رضا خانی جماعت کے پیشوا احمد رضا خان نے پوری کائنات کے مسلمانوں کی ماں، رفقیۂ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدیقۂ کائنات، دختر صدیق اکبرؓ، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ عفیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان رفیعہ میں جو فحش اور گستاخانہ زبان استعمال کی ہے وہ احمد رضا خان کے خُبثِ باطن (اندرونی گندگی) اور تشیع کی آئینہ دار ہے۔ مسلمانو! مجھے معلوم ہے کہ کوئی ان اشعار کو سننا گوارہ نہیں کرسکتا لیکن خدا کی قسم! اگر اظہار حقیقت مقصود نہ ہوتا تو ان اشعار کو نقل کرنے کی جسارت کبھی نہ کرتا۔ وہ اشعار یہ ہیں:

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا اُبھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن میرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر
خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حسن آبلہ کی صورت بڑھ کر

(حدائق بخشش حصہ سوئم ص: ۳۷)

آپ اتنا تنگ اور ٹیڈی لباس پہنتی تھیں کہ قبا سر سے لے کر کمر تک بالکل کھنچ جاتی تھی گویا ابھی پھٹی کہ پھٹی، جوانی کا ایسا اُبھار تھا کہ سینہ اور پہلو کپڑے سے باہر ہوئے جاتے تھے..... الخ (نعوذ باللہ من ذالك)

ان اشعار کو پڑھ کر اور سن کر ادنیٰ مسلمان کے دل و دماغ پر یسی ضرب لگے گی؟ وہ اپنا سر تھام کر خود کو ملامت نہیں کرے گا کہ رب تعالیٰ نے مجھے وہ کان ہی نہ دیئے ہوتے جو ''مسلمانوں کی ماں'' کے بارے میں گستاخانہ انداز اور بے ادبی کے لہجے میں کہے گئے اشعار سنتے؟

لیکن مسلمانو! یقین رکھئے کہ میں ایک جذبۂ خیر خواہی کے تحت اس حقیقت کو واشگاف کر رہا ہوں تا کہ بعض عوام جو کہ احمد رضا کے بارے میں حسن ظن یا رضا خانیوں کی طرف سے مسخ حقائق کی وجہ سے احمد رضا کے مداح ہیں، وہ غور کریں اور سوچیں کہ گستاخ بیٹا ''مسلمانوں کی ماں'' کے بارے میں کیا کہہ رہا ہے......؟

مسلمانو! ان اشعار پر ایمانی غم و غصہ جو کہ ہر مسلمان میں فطرتی طور پر اُبھرتا ہے لیکن اس کے برخلاف بریلویوں کی طرف سے دفاعی پوزیشن ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ بعض بریلوی کہہ دیتے ہیں کہ کتاب ''حدائق بخشش حصہ سوم'' احمد رضا کی نہیں ہے اور احمد رضا کا اس سے دور دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔...... (المیزان)

۲۔ اور کچھ کہتے ہیں کہ یہ مذکورہ اشعار احمد رضا کے نہیں ہیں۔ (المیزان ص ۴۳۶ بریلوی مفتی عبدالمنان)

۳۔ اور بعض یوں گویا ہوتے ہیں یہ اشعار حضرت امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں نہیں بلکہ یہ بازاری عورتوں کے متعلق ہیں۔...... (سفید و سیاہ)

۴۔ چند ایک کا فرمان ہے کہ یہ اُمِّ زرع کے بارے میں ہیں۔

۵۔ بعض حیاء اور شرم سے عاری ہو کر کہتے ہیں یہ ایک معمولی غلطی ہے جو شرعاً قابل گرفت بھی نہیں۔

۶۔ کچھ لوگ ''مدعی سست گواہ چست'' کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ اس کتاب کے شائع کرنے والے مولوی محبوب علی بریلوی نے توبہ کر لی تھی۔

ترتیب وار جوابات منکرین حقائق غور کریں:

حدائق بخشش حصہ سوم کو احمد رضا کا مجموعہ نہ ماننا ایک بہت بڑی واضح حقیقت کا انکار ہے۔ ان منکرین حقائق میں سرفہرست جناب محمد جیلانی محامد بریلوی (جیلانی میاں) ہیں۔ انہوں نے ''مسلمانوں کے احتجاج'' سے بچنے کے لئے اس مجموعۂ اشعار کو احمد رضا کا مجموعہ ماننے سے بھی انکار کر دیا۔ لکھتے ہیں:

> ''حدائق بخشش کے دونوں حصے چھپتے رہے اور فیض رسانی کا ذریعہ بنتے رہے، لیکن ۶۶ سال کے بعد اس وقت ملت اسلامیہ کو ایک دھماکہ خیز صورت حال سے دوچار ہونا پڑا جب ۱۳۶۶ھ میں ہماری ہی جماعت کے سربراہ نے نعتیہ کلام کے ایک مجموعہ کو ''حدائق بخشش'' کا نام دے کر شائع کیا۔ طرفہ یہ کہ اسے تیسرا حصہ بھی قرار دے دیا اس خود ساختہ تیسرے حصے کے بارے میں مرتب نے بھی اقرار کیا ہے کہ امام احمد رضا کے وصال کے بعد انہیں کچھ کلام مختلف جگہوں سے دستیاب ہوئے جسے حدائق بخشش حصہ سوم کی شکل و صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ کیا اب بھی اس وضاحت کی ضرورت باقی ہے کہ امام احمد رضا کا مرتب کیا ہوا یہ تیسرا حصہ نہیں ہے؟ یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ یہ تیسرا حصہ امام احمد رضا کے ایک

عقیدت مند کی خوش عقیدگی کا نادر نمونہ ہے جس سے صاحب حدائق بخشش کا دور دور کا واسطہ نہیں ہے۔...... (المیز ان ص ۴۲)

قارئین! جیلانی میاں کا حدائق بخشش حصہ سوم کو دو حصوں کے ۶۶ سال بعد یا ۱۳۶۶ھ میں پہلی بار شائع شدہ کہنا اور بریلوی مفتی عبدالمنان کا اسے ۲۵ سے ۳۰ سال بعد شائع شدہ کہنا (المیز ان ص ۴۲۵) حقائق سے کورچشمی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ حدائق بخشش حصہ سوم ۱۳۲۵ھ میں مرتب ہو چکا تھا، اس کا واضح ثبوت سرورق پر لکھی ہوئی تاریخ ۱۳۲۵ھ ہے۔ شائع ہونے کی نوبت احمد رضا خان کے مرنے کے صرف دو سال بعد ۱۳۴۲ھ میں آئی، جس کا پہلا ثبوت خود "حدائق بخشش حصہ سوم" کا مقدمہ ہے جس میں مولوی محبوب علی بریلوی نے یہی لکھا ہے۔

اور دوسرا ثبوت "جیلانی میاں" کے جمع کردہ احمد رضا نمبر میں بھی یہی سن درج ہے (دیکھئے المیز ان ص: ۴۴۷، انوار رضا ص: ۵۴۴) اور طرفہ یہ کہ خود "جیلانی میاں" نے اس مضمون کو "تحقیقی مقالہ" کہا ہے، جس جگہ یہ سن درج ہے۔

ممکن ہے کہ ایک ایڈیشن ۶۶ سال بعد اور ۱۳۶۶ھ میں بھی چھپا ہو۔ اب رہا یہ سوال کہ آیا "حدائق بخشش حصہ سوم" احمد رضا کا مجموعۂ کلام ہے یا نہیں۔

ڈاکٹر حامد علی بریلوی لکھتے ہیں:

آپ کا تخلص رضا تھا آپ کا نعتیہ دیوان "حدائق بخشش" کے نام سے تین حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور تین چار ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ (المیز ان ص: ۴۴۷)

پروفیسر مسعود صاحب (جو کہ ماہر رضویات شمار کئے جاتے ہیں) لکھتے ہیں:

اب تک دیوان "حدائق بخشش" کو مولانا بریلوی کے سارے کلام کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے، مگر یہ صحیح نہیں۔...... (حیات مولانا احمد رضا خان، ص: ۱۵۵)

مزید لکھتے ہیں:

''مولانا بریلوی کے انتقال کے بعد بدایوں سے ''حدائق بخشش'' حصہ سوئم کے نام سے ایک مجموعہ شائع ہوا ہے جس میں مولانا بریلوی کا اردو، فارسی اور عربی کلام شامل ہے۔''

(حیات مولانا احمد رضا خان، ص:۱۵۶)

مرتب حدائق بخشش کی حقیقت:

اور اس ''دیوان'' کا مرتب بریلویوں کے ہاں کس حیثیت کا مالک ہے؟ ہم نے پیچھے المیز ان سے جو لمبی عبارت پیش کی ہے اس میں خود جیلانی میاں نے ''حدائق بخشش حصہ سوم'' کے مرتب کو ''ہماری جماعت کے سربراہ'' کہا ہے۔ مرتب مولوی محبوب علی خان

(۲) بریلوی جماعت کے شیر بیشہ مولوی حشمت علی قادری کا چھوٹا بھائی ہے۔

(۳) ریاست پٹیالہ میں بریلویوں کا مفتی اعظم ہے۔

(۴) اور بریلوی حضرات کی طرف سے ''محبوب الملۃ' کا ایوارڈ یافتہ ہے۔ بریلوی رضا خانیوں کی طرف سے اتنے عہدوں کا مالک اور احمد رضا کا عقیدت مند ہو کر بھلا احمد رضا کی طرف ان اشعار کی غلط نسبت کیسے کر سکتا ہے۔

اپنے دامن کے لئے خار چنے خود تم نے
اب یہ چبھتے ہیں تو پھر اس میں شکایت کیا ہے

لہٰذا حدائق بخشش کے دو حصوں پر کامل لکھ کر تیسرے حصے کو ماننے سے انکار کرنا بریلوی کتب خانوں کے ایمانی تاجروں کی بددیانتی ہے۔

اور تین چار ایڈیشن نکل چکے ہیں، والا جملہ بھی ہمارے خیال کو یقین میں بدلنے کے لئے کافی ہے۔

(۲) گلوخلاصی کا ایک طریقہ

بریلویوں کا ''حدائق بخشش سوم'' کے مذکورہ اشعار کی نسبت احمد رضا کی طرف

غلط کہنا صحیح نہیں ہے۔

اس لئے کہ ’’مرتب حصہ سوم‘‘ مولوی محبوب علی بریلوی خود گواہی دیتے ہوئے لکھتا ہے ’’پرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط سے نقل کئے۔ (ماہنامہ سنی لکھنؤ ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ)

اس لئے مولوی مصطفیٰ رضا اور ثناء اللہ اعظمی کا اشعاروں کی نسبت احمد رضا کی طرف غلط کہنا اپنے والد کو اس عظیم گستاخی سے بری الزمہ کرنے کی ناکام کوشش ہے۔

وہ اس طرح کی شقاوت پہلے بھی کر چکے ہیں:

اوران گستاخیوں کو جناب احمد رضا خان سے بعید نہیں سمجھا جاسکتا اس لئے کہ احمد رضا خان کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شاید اس وجہ سے بھی بغض تھا کہ انہوں نے بعض ایسے اقوال ارشاد فرمائے ہیں جو کہ بریلوی عقیدوں کو سرتا پیر باطل ثابت کر دیتے ہیں۔ مثلاً علم غیب پر آپؓ کا نظریہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ اس لئے احمد رضا ملفوظات میں ایک جگہ لکھتا ہے:

’’ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کرگئی ہیں دوسرا کہے تو گردن ماری جائے۔ (ملفوظات، ج:۳)

ظاہر ہے قابل گردن زدنی اقوال کی نسبت ام المؤمنینؓ کی طرف کرنے والے احمد رضا خان صاحب سے یہ سب ممکن ہے۔

(۳) بے بسی کی تاویلیں:

جو بریلوی اس ’’کلام‘‘ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان کے بجائے ان کو بازاری عورتوں سے متعلق کہہ رہے ہیں ان کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ ایسا دعویٰ کر دینے کے بجائے ذرا آنکھیں کھول کر حدائق بخشش سوم ص ۳۷ کو پھر پڑھیں۔ ان

مذکورہ اشعار کے بعد کیا لکھا ہے؟ ملاحظہ فرمائیں:

تن اقدس میں لباس آیۂ تطہیر کا ہو
سورۂ نور ہو سر پر گہر آسمان معجز
یا حمیراء کا تن اک پے گلگلوں کا جوڑا

(ص:۳۷)

(۱) بازاری عورتیں ''تنِ اقدس'' والی ہوتی ہیں؟
(۲) اور کیا آیۂ تطہیر ان طوائفوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟
(۳) اور سورۂ نور کی آیت برأۃ کا مصداق یہی تھیں؟
(۴) اور یا حمیراء کہہ کر بازاری عورتوں کو پکارا جاتا تھا؟

اگر بریلوی رضا خانی حضرات کا جواب ''نہیں'' میں ہو تو پھر کیا اس بات کی مزید وضاحت کی ضرورت ہے کہ ان اشعار کی نسبت احمد رضا خان نے ام المؤمنینؓ کی طرف ہی کی ہے۔

بعض رضا خانی حضرات یہاں یہ کہہ کر احمد رضا بریلوی کی طرف سے حق وکالت ادا کرتے ہیں کہ ''علیحدہ'' کے عنوان کے بعد والے تین اشعار کا تعلق بازاری عورتوں سے متعلق ہے، سب کا نہیں۔

لیکن ایسے وکیلوں سے گذارش ہے کہ اگر آنکھیں مَل کر وہ پھر دیکھنے کی زحمت کریں تو ان تمام اشعار کا ردیف (آخری حرف) راء ہے پھر یہ کسی اور غزل کے اشعار کیسے ہو سکتے ہیں؟

حضرت تمہاری چال بھی کتنی عجیب ہے
رکھتے کہیں پاؤں پڑتا کہیں پہ ہے

اور اگر بالفرض یہ اشعار ''بازاری عورتوں'' کے بارے میں ہیں تو ان فحش اشعار

سے رضا خانی مذہب کے ''اعلیٰ حضرت'' کا خبث باطن کس واشگاف انداز میں ظاہر ہوگیا ہے۔اور تعجب خیز بات اس لئے بھی نہیں کہ خود احمد رضا خان کا جس محلے میں گھر تھا وہ کس درجے کے لوگوں کا تھا؟ اس کا اظہار ''اعلیٰ حضرت'' کے سوانح نگاروں نے ان الفاظ میں کیا ہے:

عہد طفولیت کا ایک مشہور عبرت انگیز واقعہ ملاحظہ ہو:

ابھی تقریباً ساڑھے تین برس کی عمر ہے، ایک نیچا کرتا پہنے باہر سے دولت خانے کی طرف چلے جارہے تھے کہ سامنے سے کچھ بازاری عورتوں (طوائفوں) کا گذر ہوا۔ان پر نظر پڑتے ہی ساڑھے تین سال کے امام نے اپنا لمبا کرتا اُٹھایا اور دامن سے آنکھیں چھپالیں۔ یہ غیورانہ انداز دیکھ کر ان عورتوں نے تضحیکانہ طور پر کہا ''واہ میاں صاجبزادے'' نظر تو ڈھک لی اور ستر کھول دیا۔

اس اعلیٰ حضرت نے برجستہ فرمایا پہلے نظر بہکتی ہے، تب دل بہکتا ہے، اور جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔اب تو ان سب عورتوں پر سکتہ طاری ہوگیا اور پھر کچھ بولنے کی جرأت نہ ہوسکی۔''

(حوالہ: انوار رضا، ص:۲۵۴، سوانح احمد رضا ص:۱۱۶، حیات اعلیٰ حضرت ص:۱۰۶/ج:۱، المیز ان احمد رضا نمبر ص:۲۳۲)

اس واقعے سے آپ کے ذہن میں احمد رضا خان کے بارے میں جو تصور نقش ہوا ہے اس سے قطع نظر ہم اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں۔

اک حقیقت جو ہوا چاہتی ہے آشکارا
مدعیٰ میرا کسی کی آبرو ریزی نہیں ہے

(جاری ہے)

﴿قسط سوئم﴾

اصلی حنفیت !

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

نمازوں کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا

درود شریف کے فضائل

عزیز بھائیو! قرآن شریف میں دورد شریف پڑھنے کا حکم ہے۔ درود شریف کے فضائل کا کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا۔ درود شریف کے پڑھنے سے انسان کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں، دس دفعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ لیکن نمازوں کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ) کے زمانے میں ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہے۔ اس کی ایجاد ۷۸۱ھ میں ہوئی ہے اور ۷۹۱ھ تک تمام نمازوں کے بعد پڑھا جانے لگا۔ اس سن کو حزب الاحناف کے رسالہ تاریخ نجدیہ یعنی حقیقت وہابیہ ص ۱۳ مطبوعہ کریمی پریس میں تسلیم کیا گیا ہے۔ ردالمختار شامی جلد اوّل ص: ۶۳۰ مطبوعہ میمنیہ مصر کی عبارت ملاحظہ ہو۔ اجمع العلماء سلفاً و خلفا علیٰ استجاب ذکر الجماعۃ فی المساجد وغیرھا الا ان یشوش جھرھم علیٰ نائم اومصل او قارئ (انتھی)

ترجمہ: ...... تمام اگلے پچھلے علماء کرام نے مساجد وغیرہ میں مل کر ذکر کرنے کو مستحب خیال فرمایا ہے بشرطیکہ ان لوگوں کا بلند آواز سے ذکر کرنا سونے والے یا نماز پڑھنے والے یا قرآن مجید پڑھنے والے کو تکلیف نہ دے۔

دعوت انصاف:

اللہ تعالیٰ کے بندو! انصاف سے کام لو۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو چل کر منہ دکھانا ہے، وہاں کیا جواب دو گے، کیا تمہیں اسلام نے یہ حق دیا ہے یا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا تھا کہ جو شخص نماز کے بعد بلند آواز سے درود شریف نہ پڑھے اسے خارج از اسلام سمجھا جائے۔ نماز کے بعد ذکر جہر کے متعلق حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی حنفیؒ کا فتویٰ جلد اول ص:۳۵۱:

استفتاء:

کیا اس طرح سر دُھن دُھن کر حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں لوگ اللہ اکبر کہا کرتے تھے؟ فرض نماز کے بعد یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں لوگ کہا کرتے تھے یا ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں یہ دستور ہو یا امام کے شاگردوں سے صورت کذائی ذکر کی منقول ہے؟ انتھیٰ ملخصاً

الجواب:

الحاصل ذکر جہری بعد نماز کے سوائے ایام تشریق وغیرہ کے اگر احیاناً ہو تو کچھ مضائقہ نہیں بشرطیکہ جہر مفرط (حد سے زیادہ بلند آواز) نہ ہو اور اگر مقصود ایسے جہر سے تعلیم ہو اور بدون ان اغراض کے اس کا التزام و اہتمام کرنا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے، خلاف طریقۂ نبویہ و رسول اللہ ﷺ و طریقۂ سلف صالحین ہے۔ انتھی ملخصاً

گیارھویں:

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے مساکین کو کھانا کھلایا جائے، اور اس کا ثواب حضرت شیخ المشائخ حضرتنا و مولانا و شیخنا و مرشدنا الشیخ السید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے روح پُر فتوح کو پہنچایا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ بشرطیکہ تاریخ کی تعیین لازم نہ کی جائے چنانچہ خواہ سترھویں یا بیسویں کو دیا جائے اور اگر کسی ایک مہینے میں نہ ہو سکے تو دوسرے ماہ میں کر دیا جائے۔ نیز حضرت شیخ المشائخ سید عبدالقادر جیلانی کو حاجت روا اور

کارساز نہ سمجھا جائے اور فقط مقبولین بارگاہِ ایزدی جل مجدہ میں سے شمار کیا جائے۔ برخلاف اس کے اگر ان کو حاجت روا اور کارساز سمجھ کر دیا جائے تو شرک ہے۔ ایسی خیرات سے نہ اللہ تعالیٰ راضی ہوسکتا ہے نہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اس سے کبھی خوش ہوسکتے ہیں۔

وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً لِلّٰہ ووظیفہ

امداد کن امداد کن ‌ ‌ از بندِ غم آزاد کن

در دین و دنیا شاد کن ‌ ‌ یا شیخ عبدالقادرا

اللہ تعالیٰ کے بندو! تمہیں ایسے وظائف پڑھنے کی ضرورت ہی کیا ہے جن کا ذکر نہ قرآن شریف میں ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں ہے اور نہ ائمہ اربعہ سے منقول ہیں اور نہ حضرت شیخ المشائخ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہی منقول ہیں۔

بلکہ وہ تو یہ فرماتے ہیں: اذا استعنت فاستعن باللّٰہ (فتوح الغیب مقالہ ص: ۴۲)

ترجمہ:...... جب تو مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگ اور بالخصوص جن کے جواز اور عدم جواز میں علماء احناف اختلاف رکھتے ہوں۔ چنانچہ درالمختار میں مذکور ہے قیل بکفرہ اور اس کے شارح ردّ المختار شامی مطبوعہ میمنیہ مصر جلد ثالث ص: ۳۱۷ میں فرماتے ہیں کہ اگر سوچ سمجھ کر پڑھا جائے تو حرج نہیں اور اگر بے سوچے سمجھے پڑھے تو اس سے توبہ کرائی جائے۔ اور تجدید نکاح (اپنا نکاح دوبارہ پڑھانا) کرائی جائے تو تمہیں ایسے وظائف پڑھنے کی ضرورت ہی کیا ہے جن کی کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں کوئی اصلیت ہی نہ ہو اور مختلف حیثیتیں نہ لگائی جائیں تو انسان کے کافر ہوجانے کا خطرہ ہو؟ اور اگر بالفرض آپ کو کسی شخص نے یہ وظیفہ بتایا ہے اور آپ پڑھتے ہیں تو آپ کو یا آپ کے علماء کو یہ کس نے حق دیا ہے کہ جو نہ پڑھے اس کو وہابی اور خارج از اسلام سمجھو؟ میرے حنفی بھائیو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سوچو کہ کیا کر رہے ہو؟ کس دین کی اشاعت کر رہے ہو اور کن چیزوں پر زور دے رہے ہو؟

(جاری ہے)

ایک بار پھر اہل بدعت کو شکست کا دن دیکھنا پڑا

کچھ آپ کو مبارکباد لیکن اختصار کے ساتھ!

م۔ف۔طارق

مارچ ۲۰۱۰ء کو شاہدرہ لاہور کے علاقہ میں ایک بریلوی مولوی جو اپنا نام یوسف رضوی بتاتا ہے اور اپنے آپ کو "ٹوکے والا" کہلواتا ہے (جب مجھے ساتھیوں نے بتلایا کہ ٹوکے والا یہ کہتا ہے تو دیانتداری کی بات یہ ہے کہ میں سمجھا کہ کسی قصائی کی بات کر رہے ہیں پوچھنے پر پتا چلا، جی نہیں! نام یوسف رضوی ہے، ٹوکے والی سرکار، بتلاتا ہے تو پھر میں نے کہا یہ کوئی نئی بات نہیں، کیونکہ ان کی کچھ کتوں والی سرکار ہیں، کوئی کووں والی سرکار ہیں، کوئی بلیوں، گیدڑوں والی سرکار...... اب اگر کوئی ٹوکے والی سرکار آگئی ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ یہ قصائی والی سیٹ خالی تھی، سو پُر ہوگئی...... اچھا ہوا)

بہرحال محترم قصائی صاحب اپنے سابقہ بڑوں کی جھوٹی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے تفرقہ بازی کو ہوا دیتے ہوئے علماء دیوبند پر کیچڑ اُچھالنے کی سعی لاحاصل کرتے ہوئے چیلنج کرنے لگا۔ چند دن بعد شاہدرہ کے غیرت مند نوجوانوں نے ۱۹/ مارچ، ۲۰۱۰ء بروز جمعۃ المبارک کو مسجد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شاہدرہ میں مفتی حماد صاحب کو دعوت دی، انہوں نے خطبۂ جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا اور یوسف رضوی صاحب کا چیلنج قبول کرتے ہوئے دیگر بریلوی حضرات کو مناظرے کی دعوت بھی دی۔ تو بریلویوں کے کچھ نمائندگان جو وہاں بیان میں موجود تھے، وہ کہنے لگے ہم ابھی مناظرہ کریں گے، ہم ۱۰ (دس) منٹ میں اپنا مناظر لے کر آتے ہیں تو مفتی حماد صاحب نے فرمایا ۱۰ منٹ کی بجائے میں تین گھنٹے (عصر تک) تمہارا انتظار کروں گا۔ نامعلوم ان کو سانپ سونگھ گیا یا پھر کسی بچھو نے کاٹ لیا، عصر کی نماز ہونے لگی، انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے لگیں، علماء دیوبند زندہ باد کے نعروں کی

گونج شاہدرہ کی فضاء کو معطر کرنے لگی۔

علماءِ دیوبند زندہ باد کے نعروں کی گونج جہاں شاہدرہ (لاہور) کی فضاء کو معطر کر رہی تھی، وہاں بریلوی حضرات کے بالاخانوں میں شگاف بھی ڈال رہی تھی، چاروناچار ۱۰ منٹ والے دوست تین گھنٹے بعد علاقہ کے بریلوی مولوی حضرات سے فون کرانے پر قادر ہو ہی گئے اور فون کر کے کہنے لگے کہ مفتی صاحب آپ ہماری مسجد میں تشریف لائیں (ہم نہیں آتے) یہاں بیٹھ کر شرائط طے کریں گے، بالآخر عصر کی نماز ہوگئی، مسجد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہجوم نعروں کی گونج میں اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹنے لگا تو کچھ دیر بعد اپنے علاقہ کے شہرت یافتہ بریلوی حضرات تشریف لائے۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آج ضرور گفتگو ہوگی اور لوگ دیکھیں گے کہ حق، سچ کہاں ہے، جھوٹ و باطل کدھر ہے؟

بحمد للہ گفتگو کا آغاز ہوا!

بریلوی حضرات نے دعویٰ کیا کہ علماءِ دیوبند کافر ہیں (معاذ اللہ)...... مناظر اہلسنت، قاطع شرک و بدعت مفتی محمد حماد صاحب نے جواب دعویٰ تحریر فرمایا کہ علماءِ دیوبند پکے سچے عاشق رسول ﷺ اور مومن ہیں اور ان کی جن عبارات پر آپ لوگوں کو غلطی لگی ہے، حقیقت میں آپ وہ عبارات سمجھ ہی نہیں پائے، ہم آپ کو سمجھائیں گے۔

اس کے بعد بریلوی حضرات نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی کہ علماءِ دیوبند کی عبارات پر بحث حسام الحرمین اور المعتمد المستند کی ترتیب کے مطابق ہوگی۔ بریلوی حضرات کا یہ شرط تسلیم کر لینا اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنے کے مترادف تھا جو بعد میں ان کے فرار کا سبب بنا۔

اس کے بعد مفتی صاحب نے دعویٰ لکھا کہ احمد رضا خان اپنی عبارات اور اصول و قواعد کی روشنی میں گستاخ تھا۔

اب بریلویوں سے جواب دعویٰ کا مطالبہ کیا، تو انہوں نے جواب دعویٰ سے انکار کیا۔ اس پر جواب دعویٰ لکھنے کی ہمت نہ ہو سکی۔ ادھر حسام الحرمین کی شرط تسلیم کرنے کے بعد ایک دوسرے سے کانوں میں گفتگو شروع ہوگئی کہ ہم تو زہر کا پیالہ اپنے ہاتھوں خود پی

رہے ہیں۔ اب جائے فرار تلاش کرنے لگے، ادھر مفتی حماد صاحب جواب دعویٰ کا مسلسل مطالبہ کر رہے تھے، تو بالآخر تنگ آکر مفتی صاحب نے فرمایا کہ اگر تم مناظرہ نہیں کر سکتے، تم جاہل ہو تو کسی عالم کو لے کر آتے۔ پھر یہ لوگ اُٹھ کر فرار ہونے لگے، جی ہم مناظرہ نہیں کر سکتے۔ مفتی حماد صاحب اور دیگر دیوبندی حضرات ان کو پکڑ کر بٹھاتے رہے (جس کا ویڈیو ثبوت موجود ہے) کہ آج گفتگو ہوگی، ہم ایسے تمہیں نہیں جانے دیں گے، لیکن یہ حضرات فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ تو اس طرح اللہ رب العزت نے علماءِ دیوبند کی حقانیت کو واضح فرمادیا جس کو شاہدرہ کی عوام نے دیکھا۔

نوٹ:......اس تمام گفتگو کی ویڈیو سی۔ ڈی موجود ہے۔

عظیم خوشخبری

اشاعت توحید اور احیائے سنت کے عظیم مقصد کے لئے انجمن اہل السنۃ والجماعت کا ایک اور

انقلابی قدم

سنیوں کے لئے عظیم خوشخبری

شرک وبدعت کو مٹانے اور توحید وسنت کے پھیلانے کے لئے ایک عظیم الشان

ویب سائٹ کے قیام کا فیصلہ

اس ویب سائٹ کا موضوع صرف شرک وبدعت اور اہل بدعت اور ان سے متعلقہ موضوعات ہوں گے

مجوزہ ایڈریس: www.rahesunnat.org

تمام قارئین سے درخواست ہے کہ اکابرین اہلسنت والجماعت دیوبند میں سے جس کسی کا کوئی بھی بیان اہل بدعت کے خلاف آپ پاس ہو، براہِ کرم وہ ادارے کو بھجوادیں تاکہ اس ویب سائٹ پر تمام اکابرین کے بیانات ولٹریچر کو اکٹھا کیا جاسکے۔

بھجوانے کا پتہ: ای میل ایڈریس: muftihammad@gmail.com

ڈاک کا پتہ: جامع مسجد تقویٰ اعوان مارکیٹ گلی نمبر 6 نزد چونگی امر سدھو، لاہور

فون نمبر: 0321 - 4184848 ،0301 - 3908336

اہل حق کی شاندار فتح!

حافظ عمیس ریاض

اللہ تعالیٰ کی ذات نے جب سے انسان کو پیدا کیا اس وقت سے اس کائنات میں حق و باطل کی جنگ جاری ہے۔ باطل حق کے خلاف ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے کہ کسی طرح اللہ کے بندوں کو سیدھے راستے سے بھٹکائے، مگر اللہ تعالیٰ کی خاص مدد اور نصرت اہل حق کے ساتھ ہمیشہ سے تھی، ہے اور رہے گی۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

اسی تائید اور نصرت خداوندی کا ایک نمونہ چند دن پہلے دیکھنے کو ملا جب اہل السنہ کے مقابلے میں اہل بدعت مناظرے سے راہِ فرار اختیار کر گئے اور بار بار بلانے کے باوجود مناظرہ کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔

دسمبر ۲۰۰۹ء کو لاہور کے علاقے گلشن راوی کے چند ساتھیوں نے اپنے علاقے میں اہل بدعت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور بتایا کہ ہمارے علاقے میں ایک بریلوی ہے جو اپنے آپ کو بغداد اور بریلی کا سند یافتہ بتاتا ہے اور علمائے اہلسنت دیوبند کو مناظرے کا چیلنج کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ بھی قبر سے اُٹھ کر آجائیں تو ان کو بھی ہرادوں۔ انجمن اہل السنہ سے ان ساتھیوں نے رابطہ کیا۔ ۲۲ دسمبر کی تاریخ مقرر ہوئی اور ان ساتھیوں کو بتادیا گیا کہ آپ ان بریلوی صاحب کو (جن کا نام نصر اللہ قادری بتایا گیا)، لے کر آجائیں تاکہ آپس میں بیٹھ کر پُر امن ماحول میں گفتگو ہو۔

۲۲ دسمبر کو جب نصر اللہ قادری اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آئے تو بندہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بریلی کے اس سند یافتہ کی داڑھی بھی پوری نہیں تھی، سر پر ٹوپی ندارد، مگر دعوے بلند بانگ کہ میں ساری دیوبندیت کو چیلنج کرتا ہوں، میں نے فلاں کو ہرایا، فلاں کو شکست دی،

اہل السنّت کی طرف سے بات چیت کرنے کے لئے اُستادِ محترم مولانا مفتی حماد صاحب کو مدعو کیا گیا تھا، امیر انجمن اہل السنہ جب تشریف لائے تو انہوں نے نصر اللہ قادری کی شکل دیکھتے ہی کہا کہ میرا اس سے بات چیت کرنا بنتا ہی نہیں اس کے لئے تو میرا کوئی شاگرد ہی کافی ہے۔ لیکن نصر اللہ کے ساتھی اصرار کرنے لگے کہ ہمیں سوالات کے جوابات چاہئیں۔ ان کی باتوں کے جواب میں مناظر اہل السنہ مولانا حماد صاحب نے گرج کر کہا کہ بزدلو! میں یہاں فجر تک بیٹھتا ہوں تم آج جتنے مرضی مناظر لے آؤ اور جس کسی بھی موضوع پر چاہو ہم سے مناظرہ کرلو، اب شکست تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ اور چشم فلک نے یہی نظارہ دیکھا کہ مناظر اہلسنت اور ان کے ساتھی بریلویوں کو بٹھاتے تھے اور وہ بار بار بھاگنے کی کوشش کرتے، حتیٰ کہ تین گھنٹے بعد نصر اللہ قادری انتہائی بے چارگی میں کہنے لگا کہ ہمیں جانے بھی دو، مجھے آج ہی دیوبندی کر کے چھوڑو گے۔

جب گفتگو شروع ہوئی تو تقریباً آدھ گھنٹے بعد ہی تابڑ توڑ حوالوں سے بریلوی مناظر نصر اللہ کے اوسان خطا ہو گئے اور پہلے تو بوکھلا کر کہنے لگا کہ میں ابھی سارے دعوے باطل کرتا ہوں اور بدحواس ہو کر بولا کہ آپ دوبارہ مناظرہ کرلیں اور ساتھ ہی اپنی شکست کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہارے اور آپ جیتے۔ مناظر اہل السنہ مولانا حماد صاحب نے تمام ساتھیوں کو مبارکباد دی اور بریلویوں کو مخاطب کر کے کہا کہ تم دوبارہ جا کر اپنا کوئی مناظر لے آؤ ہم ہر طرح کے مناظرے کے لئے تیار ہیں۔ نصر اللہ کی طرف سے عبدالتواب صدیقی بریلوی کا نام دوسرے مناظرے کے لئے پیش کیا گیا۔ اہلسنت کی طرف سے استاذِ محترم مفتی محمد حماد نقشبندی مدظلہٗ کا بطور مناظر کے نام پیش کیا گیا، ۱۰/ جنوری کی تاریخ طے ہوئی کہ دونوں فریقین اس تاریخ کو جگہ اور شرائط طے کریں گے۔ موضوع مناظرہ بریلویوں کی گستاخانہ عبارات مقرر ہوئیں۔ ۱۰ جنوری کو اہل السنہ کے مناظر مقررہ جگہ پر آئے تو بریلوی کسی طرح مناظرہ پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے حتیٰ کہ نصر اللہ نے کہا کہ میں متعدد بار اپنے مناظر کے پاس جا چکا ہوں، دعویٰ پر دستخط نہیں کر رہا اور نہ بات سن رہا ہے۔

دو گھنٹے تک تقریباً اہل السنۃ دیوبند بریلویوں کو للکارتے رہے مگر

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

الحمدللہ! ۱۰ جنوری کو اللہ تعالیٰ نے اہل السنّت دیوبند کو دوسری فتح دی اور بریلوی مناظر عبدالتواب کو رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا۔

اُستاذِ محترم مفتی محمد حماد نقشبندی مدظلہٗ نے آخر میں دوبارہ اس اعلان کو دہرایا کہ ہم آج بریلوی رضاخانیوں کے ہر قسم کے مناظرے کا چیلنج قبول کرتے ہیں چاہے وہ حنیف قریشی ہو، یا اشرف سیالوی، چاہے شوکت سیالوی ہو یا عبدالتواب صدیقی، چاہے اشرف آصف جلالی ہو یا کوکب نورانی، جس بھی بریلوی کو تکلیف ہو وہ انجمن اہل السنّت والجماعت سے رابطہ کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ پہلی خوراک ہی سے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو دماغ ٹھکانے آجائے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے اور صحیح اہل اللہ کون ہیں، اس کی پہچان نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہم سنیوں کا سر استاذِ محترم مفتی حماد صاحب کے ذریعے فخر سے بلند کردیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُستاذ محترم کو عافیت کے ساتھ سلامت رکھے اور ان کے فیض کو سارے عالم میں پھیلائے۔ آمین یارب العالمین

قارئین سے ایک سوال؟

بریلوی مسلک کے بانی احمد رضا خان صاحب کنزالایمان میں سورۃ مجادلہ کی آیت نمبر ۸ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے۔

کیا یہودی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے (نعوذ باللہ) مجرا کرتے تھے؟

نعوذ باللہ من ذلک

اعتذار

شمارہ نمبر ۵ میں کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کی کوتاہی کی وجہ سے جو غلطیاں ہوگئیں، ادارہ ان پر معذرت خواہ ہے۔ براہِ کرم ان غلطیوں کو درست کرلیا جائے۔ پروف ریڈنگ کے لئے خاص طور پر اب چند احباب مقرر کردیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمی کوتاہی کو معاف فرمائے۔(ادارہ)

غلط لفظ	صحیح لفظ	صفحہ نمبر	غلط لفظ	صحیح لفظ	صفحہ نمبر
فسق	فسقا	۳	پکاتے	پکارتے	۱۹
پینبر	پیغمبر	۳	وجو	وجود	۲۱
فلاح	فلاں	۴	ہرح	طرح	۳۵
اصلاحی	اصطلاحی	۵	مرے	میرے	۴۲
ہے	تھا	۶	۲۷	۷۲	۴۲
درسنت	درست	۶	۳۷	۷۳	۴۳
دینوی	دنیوی	۷،۸	جہنم	جنت	۴۳
حصرت	حضرت	۸	قمیت	قیمت	۴۵
بشری	بشرٰی	۸	میوب	مبوب	۵۱
یحب	یجب	۹	کنذ	کنز	۵۰
روئیداد	روئیداد آئندہ	۱۲	لتے	لیتے	۵۱
رسالے میں	رسالے میں		وسائل	رسائل	۶۶
ادارے	ارادے	۱۳	میلاد	مباح	۶۷
قوی	قومی	۱۵	مسحتہ	مستحسنہ	۶۷
اوری	آوری	۱۴	میلا	میلاد	۶۷
فرمائروا	فرمانروا	۸۰	گردہ	کردہ	۸۰

انجمن کے مقاصد

۱۔ مسلمانوں میں اُخوت اسلامی اور دینی جذبہ پیدا کرنا۔

۲۔ توحید و سنت کو زندہ کرنا، شرک و بدعات، غیر اسلامی رسوم و رواج نیز دیگر فواحش و منکرات کو مٹانا۔

۳۔ انکارِ ختم نبوت اور انکارِ حدیث جیسے بدترین فتنوں سے مسلمان بھائیوں کو بچانا۔

۴۔ نو تعلیم یافتہ حضرات کے دل و دماغ کو مستشرقین کے پھیلائے ہوئے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھنا۔

۵۔ مقام صحابہ ؓ سے لوگوں کو روشناس کرانا، نیز ان کے معیارِ حق ہونے کے عقیدے کو مسلمانوں کے قلوب و اذہان میں راسخ کرنا۔

۶۔ عوام کو صحیح طور پر مسلک اہل سنت والجماعت سے متعارف کراتے ہوئے اپنے عقائد و اعمال کو اس کے مطابق ڈھالنے کی تلقین کرنا۔

۷۔ مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہؒ اور ان کے بعد پیدا ہونے والے مسلک اہل سنت والجماعت کے دیگر جید اساطین علم و فضل کی زندگیوں سے عوام کو آگاہ کرنا جن کی ملی، ملکی، سیاسی اور مذہبی خدمات پر پاک و ہند کا کوچہ کوچہ گواہ ہے۔

۸۔ دینی تعلیم و تبلیغ کو عام کرنا اور اس سلسلے میں اردو کا ایک مخصوص دینی نصاب پڑھانا۔

۹۔ ایک ایسی لائبریری کا قیام جس میں حدیث، تفسیر، فقہ، عقائد، سیرت، تاریخ اور سوانح بزرگانِ سلف کی کتب کا ذخیرہ فراہم ہو، تاکہ ہر شخص کے لئے ان کتب کا مطالعہ آسان ہو سکے۔

۱۰۔ انجمن کی رکن سازی، بالخصوص تعلیم یافتہ حضرات کو انجمن کا رکن بنا کر رشد و ہدایت اور تعلیم و تبلیغ کے لئے تیار کرنا۔

۱۱۔ فرق باطلہ کے دجل و فریب اور ان کے اضلال و تضلیل سے مسلمان بھائیوں کو بچانا۔

۱۲۔ ایسی کتب کی نشر و اشاعت کرنا جو انجمن کے مقاصد کو پورا کرنے میں ممد و معاون بن سکیں۔

رسالہ ملنے کے پتے

مولانا ذوالفقار احمد کیفی 0334-5460928
المنہل اسلامک انسٹیٹیوٹ بھدر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

جناب شعیب صاحب 0332-7478025
مکتبہ فریدیہ والائبریری ریلوی روڈ نزد کی مسجد پاکپتن شریف

حضرت مولانا رب نواز حنفی 2873352 - 0323
جامع مسجد الحبیب محمد کالونی سی۔ون۔ایریا، لیاقت آباد نمبر ۱۰، کراچی

مولانا محمد عاصم شہزاد 6621720 - 0331
مدرسہ فاروقیہ چوک امام صاحب، سیالکوٹ

مولانا فیاض الاسلام 0301-7709284 المکہ ڈیزل لیباریٹری
نزد علی سروس سٹیشن ڈاک خانہ شاہی والا اڈا تحصیل یزمان ضلع بہاولپور

مولانا ابوایوب قادری 8098788 - 0306
نیا شہر جھنگ

مولانا عبیداللہ 0302-5442009 مکتبہ سیدنا امیر معاویہ ؓ
متصل مدنی مسجد مین اٹھل چوک بھارہ کوہ اسلام آباد

محمد حمزہ فاروقی 0308-6395354
انور ڈھورا ہاؤس کشمیر چوک نور پور تھل

حافظ فہیم
مکتبہ قاسمیہ، اردو بازار، لاہور

مسعود اشرف عثمانی
ادارۂ اسلامیات، نیو انارکلی، لاہور

مولانا امین، کمالیہ
صفدریہ لائبریری، نزد جامعہ حقانیہ قینچی امر سدھو، لاہور

مولانا محمد علی ڈیروی
مرکز اتحاد اہل السنت والجماعت، ۸۷ جنوبی سرگودھا

مولانا صدیق معاویہ 0321-4940159
ایجنسی ہولڈر ضرب مومن، لاہور

مولانا نجیب اللہ 0333-4725175
کراچی

مولانا شفیق الرحمن 0322-5279592
راولپنڈی

مولانا محمد ارشاد 0303 - 6329765
معرفت فوجی سائیکل ورکس، چک نمبر 3912/L
تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

رسالہ مستقل لگوانے اور منگوانے کے لئے رابطہ کیجئے:

مولانا فیاض طارق لاہور: 0301-3908336, 0321-4184848

اہم اعلان

اہل بدعت کے گمراہ کن عقائد، عبارات اور مناظروں کی روئیداد پر مشتمل مندرجہ ذیل اہم سی۔ ڈیز ہمارے پاس موجود ہیں:۔

نمبر شمار	عنوان	مقرر	تعداد	قیمت
۱	گستاخ کون؟ گستاخانہ عبارات مع اصل کتابوں کے حوالہ جات	مولانا رب نواز حنفی	ایک DVD	100/- روپے
۲	بریلوی مولوی ٹوکے والی سرکار کا مناظرے سے فرار + ٹوکے والی سرکار کا آپریشن	مفتی محمد حماد نقشبندی	ایک عدد	30/- روپے
۳	سلمان رضوی بریلوی کا آپریشن + عشق کا معیار	ایضاً	دو عدد	60/- روپے
۴	چکوال معجزہ...... حقیقت کیا ہے؟	ایضاً	ایک عدد	30/- روپے
۵	سیرت مصطفیٰ ﷺ اور ربیع الاول	مولانا فیاض طارق	ایک عدد	30/- روپے
۶	میں دیوبندی کیوں ہوا......؟	مولانا غضنفر (سابق بریلوی مناظر)	ایک عدد	30/- روپے
۷	اہل بدعت کی گستاخیاں	مولانا فیاض طارق	ایک عدد	30/- روپے

ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ منگوانے کے لئے رابطہ کریں۔

مولانا فیاض طارق...... فون نمبر: 3908336 - 0301